قادیانی فتنہ

اور ہماری غیرت ایمانی کا تقاضہ

اس کتاب میں مختلف ولولہ انگیز مضامین کے ذریعہ غارت گران ایمان قادیانیوں کی سازشوں کو بے نقاب کیا گیا، ناموس رسالت کی حفاظت اور تاج ختم نبوت کی پاسبانی کے لئے غیور مسلمانوں کی غیرت ایمانی اور حمیت اسلامی کے جذبات کو بیدار کرنے اور بیدار رکھنے کی مخلصانہ کوشش کی گئی ــــ

پڑھئے! اور اپنی غیرتِ ایمانی کا تقاضہ پورا کیجئے!!

مصنف

جناب محمد طاہر رزاق

جمع وترتیب

محمد ارشد علی قاسمی

ناشر

مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت ٹرسٹ آندھرا پردیش

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

تفصیلات کتاب

کتاب کا نام	: قادیانی فتنہ ___ اور ہماری غیرتِ ایمانی کا تقاضہ
مصنف	: جناب طاہر عبدالرزاق صاحب
مرتب	: مولانا محمد ارشد علی قاسمی (سکریٹری مجلس تحفظ ختمِ نبوت)
کل صفحات	: ۵۶
قیمت	: ۳۰/روپے
تعداد اشاعت	: ایک ہزار
سنہ اشاعت	: محرم ۱۴۳۵ھ/نومبر ۲۰۱۳ء
کمپوزنگ	: حافظ عزیز الرحمن (کمپوٹر آپریٹر دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت)
طباعت	: عائشہ آفسیٹ پرنٹرس، ملک پیٹ، حیدرآباد۔فون:9391110835
ناشر	: مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت ٹرسٹ آندھراپردیش

ملنے کے پتے

- دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت، متصل مسجد الماس، کالی قبر، چادر گھاٹ۔ ۲۴
  فون:9849436632/9985030527
  E mail: mtknap@gmail.com
- مکتبہ کلیمیہ، حضرات یوسفینؒ چوراستہ، نامپلی، فون:9885655591
- ہندوستان پیپر ایمپوریم، چارمینار، فون:9246543507
- ہدیٰ ڈسٹری بیوٹرس، پرانی حویلی، فون:040-24514892
- دکن ٹریڈرس، نزد ٹیلی فون اکسچینج چارمینار، 040-24521777

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۴	عرض مرتب: از محمد ارشد علی قاسمی	۞
۷	جب بارہ سو صحابہ کرام ختم نبوت پر نچھاور ہو گئے!	۱
۱۲	قادیانیوں کی اسلام دشمنی پر گریۂ دل	۲
۱۶	ملت کی خاموش تباہی پر بولتے آنسو	۳
۱۹	ہماری قبریں ہمارا انتظار کر رہی ہیں!	۴
۲۱	قادیانیت کی گستاخیاں...... قصۂ درد ہم سنائے جاتے ہیں	۵
۲۵	قادیانیت کے ظلم پر میں انصاف مانگتا ہوں	۶
۳۰	تحفظ ختمِ نبوت کا ز سے غافل دلوں پر دستک	۷
۳۳	منافقت کے کردار...... قادیانیوں سے دوستی رکھنے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ	۸
۳۵	اگر قادیانی نہ ہوتے...... تو......	۹
۳۸	جھوٹی نبوت کا خلع قمع نہ کرنے پر حضور ہمیں معاف کر دیں!	۱۰
۴۲	عاشقان مصطفی آؤ! مدینہ چلیں	۱۱
۴۶	عاشقانِ مصطفی سے بلبل کا سوال	۱۲
۴۸	کیا ایسا شخص مسلمان ہے؟	۱۳
۴۹	قادیانی خود کو مسلمان کیوں کہتے ہیں؟	۱۴

عرضِ مرتب

اسلامی عقائد ونظریات اور تعلیمات کو سمجھنے اور سمجھانے کے لئے معقولیت اور جذباتیت دونوں ضروری ہیں، عقلی انداز کی تحریر سے آدمی کا دل ودماغ تو مطمئن ہوتا ہے، لیکن اس کے ساتھ جب اس کے جذبات کو جھنجوڑا جائے تو نہ صرف یہ کہ وہ خود مطمئن رہتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی سمجھانے کے لئے متحرک اور جذباتی ہوجاتا ہے، کسی بات کو ماننے اور منوانے کے سلسلہ میں آدمی کے جذبات کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ حدیث کے ایک واقعہ سے ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے اور زناء کی اجازت مانگی، سائل کی اس جرأت سے آپ ﷺ کو جو ناگواری ہوسکتی ہے وہ یقینا ظاہر ہے، لیکن آں حضرت ﷺ نے پورے تحمل وبردباری سے انھیں سمجھایا کہ اگر کوئی تمہاری ماں اور بہن کے ساتھ یہ بدکاری کرے تو کیا تمہیں برداشت ہوگا؟ سائل موصوف فوراً جذبات میں آگئے اور کہا: ہر گز نہیں! اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن کے ساتھ تم یہ بدکاری کروگے وہ بھی تو کسی کی ماں اور بہن ہوگی!! اس طرح آپ ﷺ نے اس شخص کو زناکاری سے روکنے کے لئے اس کے جذبات کو اپیل کرنے والا انداز اختیار فرمایا، وہ بھی ایسے جذبات جو ہر انسان میں اپنی ماں بہن کی عزت وآبرو کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

تحفظ ختم نبوت کی مبارک جدوجہد میں معقولیت اور جذباتیت دونوں پہلو ہیں، لیکن منصب ختم نبوت کا تعلق چوں کہ رسول اللہ ﷺ کی حرمت وناموس سے ہے، اس لئے اس کاز اور مشن میں جذباتیت کا پہلو زیادہ نمایاں ہے، پھر یہ کہ خود نبی ﷺ بھی اپنی عزت وحرمت کے تعلق سے حد درجہ حساس وغیرت مند تھے، آپ ﷺ کی زبان مبارک سے کبھی سخت الفاظ ادا نہیں ہوئے، لیکن جب یمامہ کے ایک شخص مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ کیا اور آپ ﷺ کی شان ختم نبوت کو مجروح کرنے کی کوشش کی تو آپ ﷺ نے اس کے لئے انتہائی سخت لفظ ''کذاب'' استعمال فرمایا، ایک مرتبہ آپ ﷺ کی مجلس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تورات کی تلاوت کررہے تھے، آپ ﷺ

کا چہرۂ انور سرخ ہو گیا، انتہائی ناراض ہو کر فرمایا: اگر میرے زمانہ نبوت میں موسیٰ بھی آجائیں تو انھیں بھی میری اتباع اور پیروی کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں رہتا، مطلب یہ کہ جھوٹی نبوت تو بہت دور کی بات آپ سے قبل نازل کی گئی سچی آسمانی کتابوں میں حد سے زیادہ دلچسپی بھی آپ ﷺ کے لئے ناقابل برداشت تھی، عہد رسالت میں بعض ایسے گستاخانِ رسول بھی تھے کہ فتح مکہ کے موقع پر ان کے بارے میں حکم ہوا کہ اگر وہ کعبۃ اللہ کے غلاف سے بھی لپٹے اور چمٹے ہوں تو تب بھی انھیں قتل کر دیا جائے، غرض یہ کہ دورِ اول سے لے کر آج تک ختمِ نبوت اور ناموسِ رسالت کے سلسلہ میں مسلمانوں کے والہانہ جذبات اور ان کی غیرت وحمیت ایک روشن وتابناک اور زندہ جاوید تاریخ ہے۔

قادیانی فتنہ بھی دراصل گستاخانِ رسول ہی کا ایک فرقہ ہے، باغیانِ ختمِ نبوت اور غدارانِ ملک وملت کا یہ بدنام زمانہ گروہ جہاں رسول اللہ ﷺ کی شانِ ختمِ نبوت کا منکر ہے وہیں توہینِ رسالت کا مجرم بھی ہے،، علماء اسلام اور دانشورانِ ملت نے اس کافر ومرتد اور زندیق فرقہ کی فتنہ سامانیوں اور فتنہ پردازیوں سے عقلی اور جذباتی دونوں انداز واسلوب میں امت مسلمہ کو آگاہ وہوشیار کیا ہے، ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ملتِ اسلامیہ کے والہانہ اور عاشقانہ جذبات کو بیدار کرنے کی کوشش کی ہے۔

زیرِ نظر کتاب اسی کوشش کا تسلسل ہے، یہ کتاب تحفظ ختم نبوت محاذ کے سرگرم وجانباز سپاہی محترم جناب طاہر رزاق صاحب مدظلہ کے ان مختلف مضامین کا مجموعہ ہے جو محترم موصوف نے ختمِ نبوت اور فتنہ قادیانیت کے موضوع پر اپنی بے شمار کتابوں میں بطور مقدمہ اور دیباچہ کے لکھا ہے، راقم سطور (محمد ارشد علی قاسمی) نے ان پھیلے اور بکھرے مضامین کو کتاب کی شکل میں جمع کیا ہے، مضامین کی ترتیب میں حسبِ ذیل امور پیش نظر رکھے گئے:

[ا] مصنف گرامی قدر کے بعض عنوانات تجسس آمیز اور مختصر تھے، قاری کی سہولت کے لئے مصنف کے الفاظ کو باقی رکھتے ہوئے ان عنوانات کو واضح کیا گیا، مثلاً مصنف محترم کا ایک

عنوان تھا''بلبل کا سوال''اس کو یوں واضح کیا گیا:''عاشقانِ مصطفی سے بلبل کا سوال''

[۲] بعض مضامین کے وہ جملے اور حصے جو اگرچہ پڑوسی ملک کے حالات اور ماحول میں یقیناً مفید اور مناسب تھے، ان کو ہندوستان جیسے جمہوری ملک کے حالات کے لحاظ سے ترتیب دیا گیا۔

[۳] مضمون کے ختم پر جہاں صفحات خالی رہ گئے، ان کو موضوع سے متعلق اکابرِ امت کے قیمتی ملفوظات اور پُراثر منظومات سے پُر کیا گیا، اس طرح کتاب کو دلچسپ اور مؤثر بنانے کی پوری کوشش کی گئی۔

کتاب میں قادیانیت سے متعلق حقائق کا اظہار ہے اور اس فتنہ کے سد باب کے لئے عشقِ رسول کے والہانہ جذبات کی للکار بھی، بھولے بھٹکے بھائیوں کے لئے ہدایت وسچائی کی پکار ہے اور اس سلسلہ میں اپنی کوتاہیوں کا اقرار بھی، شہداءِ ناموسِ رسالت کا روشن کردار ہے اور خطباءِ ختمِ نبوت کے لئے گرمیٔ گفتار بھی، غرض یہ کہ کتاب غیرتِ ایمانی کی شاہکار ہے اور حمیتِ اسلامی کی آئینہ دار بھی۔

مجلس تحفظِ ختمِ نبوت ٹرسٹ آندھراپردیش کے زیر اہتمام اس اہم کتاب کی اشاعت ہورہی ہے، فتنۂ قادیانیت کے تعاقب اور تدارک کے لئے مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کی ہمہ جہت خدمات ہیں، ان میں ایک اہم خدمت موضوع سے متعلق مختلف زبانوں میں لٹریچر کی نشر واشاعت ہے، کتاب کی اشاعت اسی خدمت کی ایک سنہری کڑی ہے، خدا کرے کہ یہ سلسلہ نہ صرف باقی رہے بلکہ ہر گذرتے دن کے ساتھ اس میں مزید ترقی واستحکام ہو، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت کو مصنف، مرتب اور جملہ خدام مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے لئے ذخیرۂ آخرت، ذریعۂ نجات اور وسیلۂ شفاعت بنائے آمین۔

۱۳؍ذی قعدہ ۱۴۳۴ھ — محمد ارشد علی قاسمی

مطابق ۲۰؍ستمبر ۲۰۱۳ء — خادم مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ اے پی

جب بارہ سو صحابہ کرامؓ

ختم نبوت پر نچھاور ہو گئے

یہ صدیق اکبرؓ کا عہد خلافت ہے، یمامہ کے میدان میں بارہ سو صحابہؓ کرام کی لاشیں بکھری پڑی ہیں، کسی کا سر تن سے جدا ہے، کسی کا سینہ چیرا ہوا ہے، کسی کا پیٹ چاک ہے، کسی کی آنکھیں نکلی ہوئی ہیں، کسی کا پیر نہیں ہے، کسی کا ہاتھ نہیں ہے، کسی کا بازو کندھوں سے جدا ہے، کسی کا پیر جسم سے الگ پڑا ہے اور کسی کا جسد ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا ہے، یہ بارہ سو صحابہؓ اپنے خون میں نہا کر یمامہ کے میدان میں اس شان سے چمک رہے ہیں کہ چرخ نیلوفری (آسمان) پہ چمکنے والے ستارے انہیں دیکھ کر رشک کر رہے ہیں، یوں محسوس ہو رہا ہے کہ آسمان ہدایت سے ایک کہکشاں زمین پہ اتر آئی ہے۔

یہ کون لوگ ہیں؟؟

اے اہل دنیا! یہ وہ لوگ ہیں، جنہیں اللہ کے نبی جناب محمد عربی ﷺ نے اپنی آغوش نبوت میں لے کر پروان چڑھایا، جو مکتب نبوت محمدیہ ﷺ کے فارغ التحصیل تھے، جن کے سینوں میں ایمان اور قرآن خود رسول خاتم ﷺ نے اتارا تھا، جنہیں اس دنیا میں ہی رب العزت نے جنت کے سرٹیفکٹ جاری کر دیئے تھے، جو اس مرتبہ کے مالک ہیں کہ آج کی پوری امت مل کر بھی ان میں سے کسی ایک کے برابر بھی نہیں ہو سکتی،!!

یہ شہداء جو شہادت کی سرخ قبا پہنے استراحت فرما رہے ہیں، ان میں سے سات سو حفاظ قرآن ہیں، ستر بدری صحابہؓ ہیں جو کفر و اسلام کے پہلے معرکہ ''غزوۂ بدر'' میں اپنی جانیں ہتھیلیوں پر لے کر رسول ﷺ کے پرچم تلے میدان بدر میں اترے تھے، اہل دنیا! یہ محمد عربی ﷺ کے دامن کے پھول تھے جو یمامہ کے میدان میں مسلے گئے، یہ رسول رحمت ﷺ کی جھولی کے موتی تھے جو یمامہ کے میدان میں رل گئے، یہ سرور کائنات ﷺ کی پچھلی راتوں کے آنسو تھے جو خاک یمامہ میں جذب ہو گئے۔

اے افرادِ ملت اسلامیہ! ان عظیم ہستیوں نے کس مسئلہ کے لئے پردیس میں جا کر اپنی جانیں نچھاور کیں؟ کس مسئلہ کے لئے انہوں نے اپنی شمشیروں کو بے نیام کیا اور گھوڑوں پر بیٹھ کر بجلی کی سرعت سے یمامہ کی طرف لپک گئے؟

ہائے افسوس! صد افسوس، وہ مسئلہ جسے آج ہم نے منبر و محراب سے نکال دیا ہے، جو ہمارے دینی مدارس کے نصاب میں شامل نہیں ہے، جو اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھایا نہیں جاتا۔

یعنی ''مسئلہ ختم نبوت''

حضور اکرم ﷺ کے دعویٰ نبوت سے لے کر وصال نبوی ﷺ تک 23 سال کے لگ بھگ جو عرصہ بنتا ہے، اس میں جتنے غزوات ہوئے، جتنی جنگیں ہوئیں، جتنے تبلیغی وفود دھوکہ سے شہید کیے گئے، اور کفار کے مظالم سے جو صحابہ کرامؓ شہید ہوتے رہے ان کی کل تعداد 259 ہے یعنی پورے دورِ نبوی میں اسلام کے لئے جو کل صحابہ شہید ہوئے ان کی تعداد 259 اور صرف مسئلہ ختم نبوت کے لیے جو صحابہؓ شہید ہوئے ان کی تعداد 1200 ہے، جن میں سے 700 حفاظ قرآن ہیں۔!!!

جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے پاس چالیس ہزار جنگجوؤں کا لشکر تھا، مال و دولت کے بھی ڈھیر تھے، ادھر مسلمان وصال نبوی ﷺ کے غم سے نڈھال تھے، طرح طرح کے فتنے کھڑے ہو گئے تھے، حالات انتہائی نامساعد تھے، مدینہ منورہ کی نوزائیدہ ریاست کو ہر طرف سے خطرہ تھا، لیکن سیدنا صدیق اکبرؓ نے تخت ختم نبوت اور تاج ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کو برداشت نہ کیا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ صدیقؓ تو زندہ ہو اور اس کے آقا ﷺ کی مسند نبوت پر کوئی بدطینت بیٹھنے کی ناپاک جسارت کرے......!!!

یارِ غار نے خطرناک حالات کی بالکل پرواہ نہ کی اور مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لیے پہلا لشکر حضرت شرجیلؓ کی قیادت میں روانہ کیا لیکن مسیلمہ کذاب نے اس لشکر کو شکست دی...... دوسرا لشکر حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کی قیادت میں روانہ کیا، لیکن مسیلمہ کذاب کی فوج نے اس

لشکر کو بھی شکست دی،فولادی عزم کے مالک جناب صدیق اکبرؓ نے ہمت نہ ہاری، حضرت شرجیلؓ اور حضرت عکرمہؓ دونوں کو ہدایت جاری کی کہ مدینہ لوٹ کرمت آنا،تمہارے آنے سے بددلی پھیلے گی،تم دونوں وہیں پہ انتظار کرو، میں تمہاری مدد کے لئے سیف اللہ خالدؓ بن ولید کے لشکر کو روانہ کرر ہا ہوں، سیدنا خالدؓ بن ولید یمامہ میں بڑی بہادری سے جم کر لڑتے ہیں، دونوں طرف سے گھمسان کی جنگ ہوتی ہے اور انسانی جسم گاجر مولی کی طرح کٹ کٹ کر زمین پر گرتے ہیں، مسلمان بڑی جانثاری سے لڑتے ہیں لیکن مسیلمی لشکر سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑا ہے، آخر حضرت خالد بن ولیدؓ میدان جنگ میں کھڑے مسیلمہ کذاب کو دیکھ کر عقاب کی طرح اس کی طرف لپکتے ہیں اور ساتھیوں کے ساتھ یکبارگی زبردست حملہ کرتے ہیں، جس سے مسیلمیوں کے قدم اکھڑ جاتے ہیں، مسلمان شیروں کی طرح دھاڑتے ہوئے مسیلمہ کذاب کی فوج پر پل پڑتے ہیں اور انہیں تیزی سے قتل کرنے لگتے ہیں، اللہ پاک مسلمانوں کو فتح عطا کرتے ہیں، مسیلمہ کذاب کے چالیس ہزار لشکر میں سے ستائیس ہزار سپاہی میدان جنگ میں مارے جاتے ہیں اور ان کے ساتھ ہی مسیلمہ کذاب بھی جہنم واصل ہو جاتا ہے اور اس کی جھوٹی نبوت بھی مجاہدین ختم نبوت کے ہاتھوں میدان یمامہ میں ہمیشہ کے لیے دفن ہو جاتی ہے، لیکن اس جنگ میں مسلمانوں کا بھی ایسا نقصان ہوتا ہے جو اس سے قبل اسلامی تاریخ میں کبھی نہ ہوا تھا، بارہ سو صحابہؓ کرام نے خود کو خاک وخون میں تڑپا دیا لیکن جھوٹی نبوت کے وجود کو برداشت نہ کیا، انہوں نے اپنی بیویوں کو بیوہ کر لیا، اپنے لاڈلے بچوں کو داغ یتیمی دے دیا، بوڑھے والدین کے بڑھاپے کی لاٹھیوں کو توڑ دیا، اپنے پیارے وطن مدینہ منورہ کو خیر باد کہہ دیا، مسجد نبوی ﷺ اور روضہ رسول ﷺ سے جدائی برداشت کر لی لیکن ان کی غیرت جھوٹی نبوت کو برداشت نہ کر سکی۔

مسلمانو! صحابہؓ کے عہد کا جھوٹا مدعی نبوت مسیلمہ کذاب تھا اور ہمارے عہد کا جھوٹا مدعی نبوت مرزا قادیانی ہے، جتنے خطرناک مسیلمہ کے پیروکار تھے، اس سے کہیں زیادہ خطرناک مرزا قادیانی کے پیروکار ہیں، مرزا قادیانی اور اس کی شیطانی جماعت کا کفر وارتداد مسیلمہ کذاب اور اس کی ابلیسی پارٹی سے زیادہ موذی ہے۔

آج جب میں کسی مسلمان کو قادیانی سے ہاتھ ملاتے دیکھتا ہوں، تو مجھے صحابہؓ کے کٹے ہوئے ہاتھ یاد آجاتے ہیں...... جب میں کسی مسلمان کو قادیانی سے بغلگیر ہوتے اور قادیانی سے گلے ملتے ہوئے دیکھتا ہوں تو مجھے صحابہؓ کے کٹے ہوئے بازو تڑپانے لگتے ہیں...... جب میں کسی مسلمان کو پاؤں گھسیٹتے ہوئے کسی قادیانی کے گھر میں داخل ہوتے دیکھتا ہوں تو مجھے صحابہؓ کے کٹے ہوئے پاؤں رلانے لگتے ہیں...... جب میں کسی مسلمان کو کسی قادیانی سے ٹھنڈی میٹھی باتیں کرتا سنتا ہوں تو میرے کانوں میں میدان یمامہ میں مرتدین کے خلاف لڑتے ہوئے صحابہؓ کی زبان کے تکبیر کی ولولہ انگیز صدا گونجنے لگتی ہیں...... جب میں کسی مسلمان کو قادیانیوں کی شادیوں میں ہنس ہنس کر شامل ہوتے دیکھتا ہوں تو مجھے صحابہؓ کے یتیم بچے یاد آجاتے ہیں......

صحابہ کرامؓ بھی کلمہ طیبہ پڑھتے تھے، ہم مسلمان بھی کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں، صحابہ کرامؓ بھی رسول اللہ ﷺ کے امتی تھے، ہم ''مسلمان'' بھی رسول اللہ ﷺ کے امتی ہونے کا اقرار کرتے ہیں، صحابہ کرامؓ بھی عقیدہ ختم نبوت پر پکا یقین رکھتے تھے، ہم ''مسلمان'' بھی عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھنے کے پرزور دعویدار ہیں، لیکن صحابہؓ کی ختم نبوت کے ڈاکوؤں سے جنگ اور ہماری ختم نبوت کے ڈاکوؤں سے دوستی، ان کا عقیدہ ختم نبوت پر سب کچھ قربان، ہمارے ختم نبوت کے باغیوں سے کاروبار، انہوں نے نبی کریم ﷺ کی عزت وناموس پر اپنا گوشت اور لہو قربان کر دیا، ہم قادیانیوں سے تعلقات اور میل جول ختم کرنے کو بھی تیار نہیں، یہ تفاوت کیوں؟ قول وعمل میں اتنا خوفناک تضاد کیوں؟؟

کہیں ایسا تو نہیں کہ...... ہم نے کلمہ طیبہ صرف حلق سے اوپر اوپر پڑھا ہے؟

کیا رسول اللہ ﷺ کے امتی ہونے کا اعلان صرف نوک زبان تک ہے؟

کیا عقیدہ ختم نبوت پر ایمان ہونے کا اعلان صرف فضا میں الفاظ باری تو نہیں؟

کیا عشق رسول ﷺ کا دعویٰ محض سخن طرازی تو نہیں؟

کیوں کہ ہمارا کردار ہمارے دعویٰ کی نفی کر رہا ہے......

مسلمانو! جس جسم کے رگ وریشہ میں حضور ﷺ کی محبت ہوتی ہے......

وہ جسم قادیانیوں سے ہاتھ نہیں ملایا کرتا......

وہ جسم قادیانیوں سے بغل گیریاں نہیں کرتا......

وہ جسم قادیانیوں کی تقریب میں شامل نہیں ہوسکتا......

آیئے! اپنے اپنے جسم میں محبت رسول ﷺ کو دیکھتے ہیں......کیوں کہ اللہ......سب کچھ دیکھ رہا ہے......اور موت کا فرشتہ گھات لگائے بیٹھا......اللہ کے حکم کا انتظار کر رہا ہے......اور پھر موت کا پوسٹ مارٹم ہمارا سب کچھ ہمارے سامنے رکھ دے گا......!!!

(حوالہ: کتاب ''ختم نبوت کے محافظ'' ص:۹ تا ۱۳)

❁❁❁

نہ سوز و ساز ہے دل میں نہ آنکھ میں آنسو
کھلے ہوئے ہیں عقیدت کے پھول بے خوشبو

ہمیں تمہاریؐ غلامی پہ فخر ہے لیکن بھلا دیا کہ غلامی کا مدعاء کیا ہے
وفاء کو ایک تخیل بنا لیا ہم نے ہمیں شعور نہیں کہ مقصدِ وفا کیا ہے
وہ تم کہ حق کے لئے سر بکف تھے میداں میں یہ ہم کہ زخم کے کھانے کا حوصلہ ہی نہیں

تمہیں عزیز تھی ہر شئی سے زیادہ عزتِ اسلام
ہمارے پاس فقط رہ گیا خدا کا نام

حضورؐ پھر بھی یہ اشعار پیش خدمت ہیں اگرچہ ہدیۂ ناچیز کم عیار سہی
برائے نام سی نسبت تو تمؐ سے باقی ہیں ہزار دامنِ ایمان تار تار سہی

تمہاراؐ نام ہے تسکین روح و جاں اب بھی
تمہاریؐ یاد سے ہوتا ہے دل جواں اب بھی

(حوالہ: یہ قدم قدم بلائیں، ص:۱۶، از عامر عثمانیؒ)

قادیانیوں کی اسلام دشمنی پر گریۂ دل

میں عالم تصور میں آنکھیں بند کیے بیٹھا ہوں، میں دیکھ رہا ہوں کہ میرا ذہن الٹی چھلانگیں لگاتا ہوا زمانہ ماضی کی فلک بوس چٹانوں کو پھلانگتا ہوا عہد نبوی میں جا پہنچا ہے......!!!

میں دیکھ رہا ہوں......

میرے آقا ﷺ مکہ کی گلیوں میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں اور کفار آپ ﷺ کو ساحر اور مجنوں کہہ کر آپ کا مذاق اڑا رہے ہیں......

میرے ہادی ﷺ مکہ کے بازار میں اللہ کی مخلوق کو اللہ کے دین کی طرف بلا رہے ہیں اور ابوجہل آپ ﷺ کے سر اقدس میں خاک ڈالتا ہوا پیچھے پیچھے چل رہا ہے اور لوگوں سے کہہ رہا ہے کہ لوگو اس کی بات نہ سننا، یہ دیوانہ ہے۔

میرے رہبر ﷺ ایک گلی سے گزر رہے ہیں، ایک عورت کوڑے سے بھری ٹوکری آپ ﷺ پر پھینک دیتی ہے، آپ ﷺ انتہائی صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے لباس مبارک کو جھاڑتے ہیں اور چل پڑتے ہیں۔

میرے نبی ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں، جب آپ ﷺ سجدے میں جاتے ہیں تو کفار آپ ﷺ کی پشت مبارک پر اونٹ کی غلاظت سے بھری اوجھڑی رکھ دیتے ہیں اور پھر تماشا دیکھتے ہوئے شیطانی قہقہے لگاتے ہیں۔

میرے رسول اللہ ﷺ اللہ کے دین کی دعوت دینے کے لیے طائف گئے ہیں، طائف کے رؤساء نے آپ ﷺ پر پھبتیاں کسی ہیں، پھر آپ ﷺ کے پیچھے اوباش لڑکوں کو لگا دیا ہے، جو آپ ﷺ پر پتھر برسا رہے ہیں، آپ ﷺ کی مبارک پنڈلیاں لہولہان ہو چکی ہیں، خون جوتوں میں جمع ہو کر جم گیا ہے، اگر آپ ﷺ نقاہت اور کمزوری سے بیٹھ جاتے ہیں تو ظالم آپ ﷺ کو بازو سے پکڑ کر اٹھا دیتے ہیں۔

میری چشم بینا یہ تصاویر دیکھ رہی ہے............

خاتم النبیین ﷺ کا سوشل بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔

سید الاولین و آخرین ﷺ کے قتل کی سازش ہو چکی ہے، آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کر لیا گیا ہے اور ننگی تلواریں حدت انتظار سے پگھل رہی ہیں۔

خاتم النبیین ﷺ کے سر کی قیمت مقرر کر دی گئی ہے اور مکہ سے شہسوار انعام حاصل کرنے کے لیے آپ ﷺ کی تلاش میں سرگرداں ہیں..........

فخر کائنات ﷺ کو پیارے شہر مکہ سے نکال دیا گیا ہے اور آپ ﷺ مکہ کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے مدینہ منورہ جا رہے ہیں۔

یہ آوازیں میرے سماعت کی اتھاہ گہرائیوں میں اتر گئی ہیں:

ولید بن مغیرہ آپ ﷺ کو گندی گالیاں دے رہا ہے۔

مکہ کے رئیسوں کی لونڈیاں آپ ﷺ کی شان میں غلیظ اشعار کہہ رہی ہیں۔

آپ ﷺ غار ثور میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ چھپے ہوئے ہیں اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہہ رہے ہیں ''ابو بکر رضی اللہ عنہ! غم نہ کر خدا ہمارے ساتھ ہے''۔

یہ واقعات میری بصارت میں رچ بس گئے ہیں:

محسن انسانیت ﷺ غزوہ خندق کے موقع پر خود اپنے مطہر ہاتھوں سے خندق کھود رہے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مٹی اٹھا رہے ہیں، سر مبارک میں مٹی پڑ چکی ہے اور زلف عنبریں خاک آلود ہو چکی ہیں۔

محبوب خدا ﷺ کو شدید بھوک لگی ہے اور آپ ﷺ نے اپنے پیٹ پر دو پتھر باندھ رکھے ہیں۔

حبیب خدا ﷺ احد کے میدان میں کھڑے ہیں، میدان جنگ میں دشمن کی نظر آپ پر مرتکز ہے اور وہ آپ ﷺ کا چراغ زندگی بجھا دینا چاہتے ہیں، ایک شقی القلب آپ ﷺ کے چہرہ انور پر تاک کر پتھر مارتا ہے، جس سے دندان مبارک شہید ہو جاتے ہیں، منہ سے خون کا فوارہ چھوٹتا ہے اور داڑھی مبارک رنگین ہو جاتی ہے۔

یہ مناظر میری بینائی میں اتر گئے ہیں:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹا کر پیٹا جا رہا ہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی یہ تکلیف آپ ﷺ کو تڑپا رہی ہے......غزوۂ احد میں پیارے چچا سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے جسم کے ٹکڑے

دیکھ رہے ہیں، پیارے چچا کی شہادت آپ ﷺ کے قلب وجگر کورلا رہی ہے......حضرت سمیہؓ کی شہادت نے آپ ﷺ کے دل کو گھائل کر دیا ہے......حضرت خبیبؓ کی شہادت سے آپ ﷺ پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔

پھر میں اچانک دیکھتا ہوں......کہ میں گنبد خضرا کے سامنے انتہائی ادب وعقیدت کے ساتھ ہاتھ باندھے کھڑا ہوں......میری آنکھوں سے آنسوؤں کی شبنم گر رہی ہے......میرے لبوں پر درود شریف کے پھول ہیں......اچانک دل کے غم کا لاوا پھٹ کر زبان پر آجاتا ہے اور میں کہتا ہوں اے میرے آقا ﷺ! جس دین کے لیے آپ ﷺ نے اتنی مشقتیں اٹھائیں......جس دین کے لئے آپ ﷺ نے اتنی تکلیفیں برداشت کیں......جس دین کے لیے آپ ﷺ نے اتنے مصائب جھیلے......جس دین کے لیے آپ ﷺ نے اتنے غم سہے......جس دین کے لیے آپ ﷺ نے اتنی قربانیاں دیں۔!!!

آج وہ دین لٹ رہا ہے......وہ دین برہنہ سر ہو چکا ہے......اس دین کا لباس تار تار ہے......اس دین کی دستار خاک آلود ہے......اس دین کا جسم زخموں سے چور چور ہے......اور دین کی روح لہولہو ہے۔!!!

اے میرے آقا! آپ کی جگہ مرزا قادیانی محمد رسول اللہ ﷺ بن چکا ہے، خدیجہؓ وعائشہؓ کی جگہ مرزا قادیانی کی بیوی نصرت جہاں عرف نصوام المومنین بن چکی ہے......آپ ﷺ کی لاڈلی بیٹی فاطمہ الزہراؓ کی جگہ مرزا قادیانی کی بیٹی سیدۃ النساء بن چکی ہے......سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی جگہ حکیم نورالدین، سیدنا عمر فاروقؓ کی جگہ مرزا بشیر الدین، سیدنا عثمان غنیؓ کی جگہ مرزا ناصر اور سیدنا علی المرتضیٰؓ کی مرزا طاہر قابض ہو چکے ہیں......

مرزا قادیانی کی بے سروپا بے ہودہ گفتگو کو احادیث کہا جارہا ہے......مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی جگہ قادیان اور ربوہ لائے جا چکے ہیں، مرزا قادیانی کے ساتھیوں کو صحابہؓ کہا جارہا ہے.........تین سو تیرہ بدری صحابہ کی جگہ مرزا قادیانی کے چیلوں کو لایا جا چکا ہے۔

پھر میں بھیگی آنکھوں اور لرزتی زبان کے ساتھ سرور دوجہاں ﷺ کے دربار اقدس میں ''مولانا الطاف حسین حالی'' کی زبان میں اپنی درخواست پیش کرتا ہوں:

اے خاصہ خاصان رسل! وقت دعا ہے　　　امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے

جس دین کے مدعو تھے کبھی قیصر و کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقراء ہے

وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی ہے، نہ دیا ہے

جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں خود بھائی سے اب بھائی جدا ہے

اچانک میں حکیم الامت، محافظ ختم نبوت اور غرقاب عشق رسول ﷺ حضرت علامہ اقبالؒ کی چیخیں سنتا ہوں، وہ ہچکیوں اور سسکیوں کی زبان میں کہہ رہے تھے:

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

قلب میں سوز نہیں، روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمدؐ کا تمہیں پاس نہیں!

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

(حوالہ کتاب ''مرگِ مرزائیت''ص:۷ تا ۱۱)

❁❁❁

قادیانیت سے دشمنی کیوں؟

''میں مرزا محمود (قادیانی سربراہ) اور قادیانیت کی جو مخالفت کر رہا ہوں رب العزت کی قسم اس میں کوئی ذاتی غرض نہیں ہے نہ کوئی ذاتی کدروت یا رنجش ہے، میری دشمنی صرف حضور ختم المرسلین ﷺ کی محبت کی وجہ سے ہے، حضور ﷺ کی محبت کی وجہ سے ہے، حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبی ماننا یہ گوارا نہیں ہوسکتا، نہ ہی میرے اللہ کو یہ گوارا ہے، دنیا میں کڑوروں لوگ ایسے ہیں جو خدا کا شریک بتاتے اور بناتے ہیں، مگر اللہ ان کی اسی طرح پرورش کرتا ہے جس طرح وہ اپنے وحدہٗ لاشریک ماننے والوں کی پرورش کرتا ہے، اس کا غضب پوری طرح کبھی ان پر نازل نہیں ہوا لیکن (جس نے) رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا وہ کبھی نہیں پھولا پھلا، یہی انجام مرزائیوں کا ہوگا۔''

''با خدا دیوانہ باش با محمد ہوشیار''

(مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر کا اقتباس)

(بخاری کی باتیں ص:۳۸)

ملت کی خاموش تباہی پر بولتے آنسو

اے افرادِ ملت اسلامیہ!

جب تک تم نے اللہ کے رسول ﷺ کے دامن کو تھامے رکھا......

جب تک تم اللہ کے حبیب ﷺ کی عزت وناموس پر کٹ مرنے کے جذبہ سے لیس رہے......

جب تک تم تاجِ ختم نبوت کی حفاظت کرتے رہے......

جب تک تمہاری تلواریں گستاخانِ رسول ﷺ کی گردنیں کاٹتی رہیں......

تو......اللہ نے اس دنیا کی چابیاں تمہارے سپرد کر دیں......

اس عالم کی باگیں تمہارے ہاتھوں میں تھما دیں......

بحر و بر کو تمہارے مطیع کر دیا......

جہانبانی و جہانگیری کا تاج تمہارے سروں پر سجا دیا......

قیصر و کسریٰ تمہارے آباء اجداد کے نام سن کر اپنے محلات میں تھر تھر کانپتے تھے......

دنیا میں تمہاری تہذیب و تمدن کی چھاپ تھی......

دنیا کی دولت چل کر تمہارے قدموں میں ڈھیر ہونے کے لیے آتی تھی......

تمہارے بچوں کی بہادری سے مخالفینِ اسلام کے سورما پناہ مانگتے تھے......

جانی دشمن بھی تمہاری عظمت کے گن گاتے تھے......

لیکن......جب تم نے اللہ کے نبی ﷺ سے اپنا ناطہ کمزور کر لیا......

دشمنانِ رسول کو اپنا دشمن نہ سمجھا......

نبی ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کو نہ روکا......

سرورِ کونین ﷺ کی شانِ اقدس میں ہذیان بکنے والی زبانوں کو نہ پکڑا......

رسولِ رحمت ﷺ کے گلشن اسلام کو اجاڑنے والے ہاتھوں پر گرفت نہ کی......

جھوٹی نبوت کے ہولناک منہ سے نکلنے والے زہریلے الفاظ تمہاری سماعتوں پر گراں نہ گزرے......

پھر......اللہ کا عذاب ٹوٹ پڑا......

حاکم محکوم بن گئے......آقا غلام بن گئے......تاج وتخت چھن گئے......غلامی کے پٹے گلوں کی زینت بن گئے......جنہیں کل ہم نے مکتب کی راہ دکھائی تھی......آج وہ چاند پر قدم رکھ چکے ہیں......جنہیں کل ہم نے قلم پکڑنے کا سلیقہ سکھایا تھا......آج ان کے قلم ہماری تقدیر لکھتے ہیں......جنہوں نے کل ہمارے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے تھے......آج وہ ہواؤں اور فضاؤں پر حکومت کر رہے ہیں......جنہیں ہم نے لباس پہننا سکھایا تھا......آج ان کے اترے ہوئے پرانے کپڑے اور جوتے لندن کے بازار سے خرید کر ہم پہن رہے ہیں......جنہیں کل ہم نے ہندسوں کا شعور بخشا تھا......آج وہ ہمارا بجٹ بنا کر ہمارا خون کشید کر رہے ہیں......کل جو ہمیں جزیہ دیتے تھے......آج ہم ہاتھوں میں کشکول پکڑے ان کے در پر بھکاری بنے کھڑے ہیں......

دیکھا......اللہ کے پیارے نبی ﷺ سے بے وفائی کا انجام!

اے قعر مذلت میں گرے ہوئے مسلمان!

یہودیوں کے ہاتھوں لہولہو مسلمان!

خدارا! اپنے درخشاں ماضی کی جانب چل......

اپنی عظمت رفتہ کو تلاش کر......

اپنے اسلاف کے نقوش پا کو ڈھونڈ......

اللہ سے پھر عشق رسول ﷺ مانگ......

اللہ سے پھر غم رسول ﷺ مانگ......

اللہ سے پھر غیرت رسول ﷺ مانگ......

اللہ سے سوز رسول ﷺ میں پھر تڑپنے پھڑکنے کی توفیق مانگ......

میں ترے عہد میں ہوتا تو یہ صورت ہوتی — دیکھتے رہنا تجھے میری عبادت ہوتی
اپنی پلکوں سے ترے نقش قدم چومتا ہوں — تیری راہوں میں بسر زیست کی مدت ہوتی
جس گھڑی اٹھتی تری نظر کرم میری طرف — حاصل زیست مری اک وہی ساعت ہوتی
مقتدی بن کے ترا میں بھی نمازیں پڑھتا — مجھ کو حاصل تری تقلید کی عظمت ہوتی

میں بھی شامل ترے لشکر میں یقیناً ہوتا — تیرے دشمن سے بہت میری عداوت ہوتی
میں تیرعشق میں زخموں سے سجاتا یہ بدن — میرے چہرے پہ نہ یوں آج ندامت ہوتی
آرزو رکھتا کہ جاں تجھ پہ نچھاور کردوں — پھر مجھے موت بھی آتی تو شہادت ہوتی
اپنا سینہ تیرے انوار سے روشن کرتا — زندگی میری بھی خورشید کی صورت ہوتی
میری ہر سانس میں خوشبو تیری ہوتی آقا — میرے ہر لمحے پہ بس تیری حکومت ہوتی
میں ترے سامنے پڑھتا جو تری نعت کبھی — مہرباں مجھ پہ تری شان رسالت ہوتی
زیست سے موت تلک موت سے پھر زیست تلک — میری آنکھوں میں فقط تیری ہی صورت ہوتی
تیرے اصحاب کا اک ادنیٰ ساساتھی ہوتا — یوں جو ہوتا تو درخشاں میری قسمت ہوتی
میں ابوبکر وعمر سے بھی عقیدت رکھتا — مجھ کو عثمان وعلی سے بھی محبت ہوتی
اک ترے در کی گدائی جو مجھے مل جاتی — اور پھر دل میں بھلا کون سی حسرت ہوتی
میں ترے عہد میں ہوتا کرم ہوتا ترا — اس گنہگار پہ یہ تیری عنایت ہوتی

(حوالہ کتاب ''قادیانیت کش'' ص:۶ تا ۱۰)

ایمان کی قدر و قیمت

''دنیا میں چار قیمتی چیزیں محبت کے قابل ہیں، مال وجان، آبرو وایمان، لیکن جب جان پر کوئی مصیبت آئے تو مال قربان کرنا چاہئیے اور آبرو پر کوئی آفت آئے تو مال وجان دونوں کو، اور اگر ایمان پر کوئی ابتلاء آئے مال وجان، آبرو، سب قربان کرنا چاہئیے اور اگر ان سب کے قربان کرنے سے ایمان محفوظ رہتا ہے تو یہ سودا سستا ہے''

امیر شریعت حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری

(بخاری کی باتیں ص:۱۰۰)

ہماری قبریں ہمارا انتظار کر رہی ہیں!

مسلمانو! ذرا اپنے جسم پر اللہ کی نعمتوں پر نظر ڈالو......تو

دیکھنے کے لیے دو آنکھیں ہیں......

سننے کے لیے دو کان ہیں......

بولنے کے لیے ایک زبان ہے......

دھڑکنے کے لیے ایک دل ہے......

سوچنے کے لیے ایک دماغ ہے......

کام کاج کرنے کے لیے دو ہاتھ ہیں......

چلنے کے لیے دو پاؤں ہیں......

یہ اللہ کی ایسی نعمتیں ہیں......جن کی صحیح قدر و قیمت وہی جان سکتا ہے......جو ان میں سے کسی بھی نعمت سے محروم ہے......آخرت میں ان نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا......!!!

آیئے دیکھتے ہیں......کہ منعم حقیقی کی طرف سے ہمیں یہ ملی ہوئی نعمتیں......اللہ کے پیارے نبی جناب محمد عربی ﷺ کی ختم نبوت......اور......عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے بھی کبھی کام آئیں؟

کیا کبھی غم رسول ﷺ میں ہماری آنکھوں سے آنسو ٹپکے؟

کیا کبھی ہمارے کان تحفظ ختم نبوت اور رد قانیت کی باتیں سننے کے لیے استعمال ہوئے؟

کیا کبھی ہمارے دماغ نے ختم نبوت کی حفاظت اور قادنیت کے سد باب کے بارے میں سوچا؟

کیا کبھی ہماری زبان ختم نبوت کے ڈاکوؤں کے خلاف حرکت میں آئی؟

کیا کبھی ہمارا دل تختِ ختم نبوت پر ڈاکہ زن ہوتے دیکھ کر تڑپا اور بھڑکا؟

کیا کبھی ہمارے ہاتھ ختمِ نبوت کے تحفظ کی جدوجہد میں استعمال ہوئے؟

کیا کبھی ہمارے پاؤں تحفظ ختم نبوت کے لیے بھاگ دوڑ کرتے رہے؟

بولو......ورنہ کل ہر عضو بولے گا......

مسلمانو! ایک وقت وہ تھا ہم اس دنیا میں نہیں تھے......اور......پھر ایک وقت آئے گا ......ہم اس دنیا میں نہیں ہوں گے......ہم سے پہلے آنے والے اپنی معیّنہ زندگیاں بسر کر کے عدم آباد کے مسافر ہوئے......اور ہمارے لیے یہ دنیا خالی کر گئے......اب ہمیں بھی اپنی مقررہ عمریں پوری کر کے یہ نشستیں خالی کر کے آخرت کے سفر پر روانہ ہونا ہے......ہماری قبریں ہمارا انتظار کر رہی ہیں ......عمیق و گہری قبریں......تاریک اور اندھیری قبریں......ہولناک اور المناک قبریں......

آؤ! ان اندھیری قبروں میں عشق رسول ﷺ کے چراغ جلائیں......یہ چراغ کیسے روشن ہوں گے؟ جب رسول اللہ ﷺ سے ہمارا عشق و وفا کا رشتہ ہوگا......یہ رشتہ کیسے قائم ہوگا؟

رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ کرنے سے......

شاتمان رسول، قادیانیوں کی سرکوبی کرنے سے......

رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے سے......

سارقان ختم نبوت قادیانیوں سے برسرِ پیکار ہونے سے......

آیئے!......ہم آج ہی اس عظیم مشن کا آغاز کرتے ہیں......کیوں کہ یہی عشق رسول ﷺ کی پکار ہے......یہی محبت رسول ﷺ کی صدا ہے......اور یہی ایک مومن کی پہچان ہے:

شہید عشق نبی ہوں، میری لحد پہ شمع قمر جلے گی
اٹھا کے لائیں گے خود فرشتے چراغ خورشید کے جلا کر

لحد میں عشق رخ شہؐ کا داغ لے کر چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کر چلے

(حوالہ کتاب ”تحریک ختم نبوت کی یادیں“ ص: ۱۳ تا ۱۵)

قادیانیت کی گستاخیاں

قصۂ درد ہم سنائے جاتے ہیں

تاریخ عالم اٹھا کر دیکھئے......کفر نے اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے ہمیشہ ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے، وہ کون سا جال ہے، جو اسلام کو مقید کرنے کے لیے استعمال نہ کیا گیا، وہ کون سی خطرناک سازش ہے، جو اسلام کی گردن کاٹنے کے لیے تیار نہ کی گئی، وہ کون سا ننگ انسانیت حربہ ہے، جو اسلام کے تار و پود بکھیرنے کے لیے استعمال نہ کیا گیا، وہ کون سی درندگی ہے جس کی مشق سینہ اسلام پر نہ کی گئی، وہ کون سے ہولناک مظالم ہیں، جو اسلام کے نام لیواؤں پر روا نہ رکھے گئے......

لیکن جب ہندوستان پر فرنگی استعمار (انگریز) قابض ہو چکا تھا......مسلمان غلامی کی آہنی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے......کفر نے اسلام پر ایک نیا، نرالا اور اچھوتا حملہ کیا...... ایک خوفناک سازش تیار ہوئی......ایک بھیانک منصوبہ بنا......جس کے تحت اسلام کو اسلام کے نام پر لوٹنے کا پروگرام بنا......نبی اکرم جناب محمد عربی ﷺ کو خود آپ ﷺ کے نام پر لوٹا جائے...... قرآن کو قرآن کے نام پر لوٹا جائے......احادیث کو احادیث کے نام پر لوٹا جائے......اہل بیتؓ کو اہل بیت کے نام پر لوٹا جائے......صحابہؓ کو صحابہؓ کے نام پر لوٹا جائے......حج کو حج کے نام پر لوٹا جائے......مکہ اور مدینہ کو مکہ اور مدینہ کے نام پر لوٹا جائے......اسی طرح دیگر اسلامی شعائر واصطلاحات کو انہیں کے نام پر غارت کیا جائے......

کفر نے اپنے اس خاص ایکشن کو ''قادیانی ایکشن'' کا نام دیا اور اس کی قیادت ایک ننگ دین، ننگ وطن، ننگ انسانیت اور تاریخ انسانیت کے بدترین شخص مرزا قادیانی کو سونپ دی گئی......کفر نے اپنا کفریہ لباس اتارا......کفریہ ہتھیار توڑے......چہرے سے کفریہ نشان مٹائے......کفریہ عادات واطوار ترک کیے......کفریہ چال اور کفریہ رنگ ڈھنگ ختم کیا...... کفر نے اُجلا اسلامی لباس پہنا......چہرے پر داڑھی سجائی......ماتھے پر محراب ابھارا......سر پہ عمامہ رکھا......ہاتھ میں تسبیح پکڑی......لبوں پہ قرآن کی آیات سجائیں......زبان پر اسلامی وعظ

جاری کیا......اور بغل میں دو دھاری چھری رکھی......اور مسلمانوں میں گھس گیا اور ایسا گھل مل گیا کہ پہچان مشکل ہوگئی......

پھر کفر نے اسلام کی تبلیغ شروع کردی......کفر مختلف جگہوں پر اسلامی جلسے اور دینی اجتماع کرنے لگا......عیسائیوں اور ہندوؤں سے مناظرے ہونے لگے......اسلامی کتابیں چھپنے لگیں ......اسلامی لٹریچر پورے ہندوستان میں تقسیم ہونے لگا......اور اس کے ساتھ ہی سادہ لوح مسلمان مرزا قادیانی کو ایک اسلامی راہنما سمجھ کر اس کے گرد اکٹھے ہونے لگے......یعنی مرزا قادیانی کی دکان نبوت پر پیشاب کی بوتل آب زم زم کا لیبل لگ کے بکنے لگی......کتے کا گوشت بکرے کے گوشت کے نام پر فروخت ہونے لگا......زہر تریاق کے نام پر بکنے لگا......شیطنت رحمانیت کے نام پر فروخت ہونے لگی اور جہنم جنت کے نام پر بکنے لگی۔

لٹیروں نے جنگل میں شمع جلادی
مسافر یہ سمجھا کہ منزل یہی ہے

اللہ رے دیکھئے اسیری بلبل کا اہتمام
صیاد عطر مل کے چلا ہے گلاب کا

حسین سانپ کے نقش و نگار خوب سہی
نگاہ زہر پہ رکھ خوش نما بدن پہ نہ جا

غدار نے بھی دھار لیا روپ مسلماں
تسبیح کے دانوں میں چھپی تیغ ستم ہے

وہ اک دھبہ ہیں علم و آگہی کے نام پر
تیرگی پھیلا رہے ہیں روشنی کے نام پر

ہائے کتنے مسلمانوں نے مرزا قادیانی کو نبی اور مسیح موعود مان لیا......

ہائے کتنے مسلمانوں نے اس کے بے ہودہ جملوں کو وحی تسلیم کرلیا......

ہائے کتنے مسلمانوں نے اس کے گندے خاندان کو اہل بیت قبول کرلیا......

ہائے کتنے مسلمانوں نے اس کے بے ضمیر و بے ایمان ساتھیوں کو صحابہ مان لیا......

ہائے کتنے مسلمانوں نے قادیان کو مکہ و مدینہ تسلیم کرلیا......

انگریزی نبی مرزا قادیانی ایک ماہر شکاری کی طرح مسلمانوں کو پکڑ رہا اور اپنی دودھاری چھری سے ان کے ایمان کی رگ کاٹتا رہا اور انہیں اپنے قفس شیطانی میں گرفتار کرتا رہا......ان کے مال واسباب لوٹتا رہا......ان کی عزتوں سے کھیلتا رہا......فرنگی اپنے شیطانی روبوٹ مرزا قادیانی کے ''کارناموں'' کو دیکھ کر خوشی سے شیطانی قہقہے لگاتا......اور جھوم جھوم کر جام پہ جام لنڈھاتا رہا......

مسلمانو! مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کو تقریباً ایک صدی بیت چلی، لیکن قادیانیوں کے دجل و فریب کا دھندا آج بھی پوری شدت سے جاری ہے......قادیانی ہمارے معاشرے میں جگہ جگہ گھات لگائے اور جال بچھائے بیٹھے ہیں......اور سادہ لوح مسلمانوں کے ایمانوں کا شکار کررہے ہیں۔۔۔۔۔ رسول رحمت ﷺ کے امتی کہلانے والو! قادیانیوں کی یہ سازشیں اللہ کے خلاف ہیں......اللہ کے نبی، جناب محمد عربی ﷺ کے خلاف ہیں......اللہ کی کتاب، قرآن پاک کے خلاف ہیں......اللہ کے دین، اسلام کے خلاف ہیں......

اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارا اللہ سے ناطہ ہے......رسول اللہ ﷺ سے تعلق ہے......کتاب اللہ سے واسطہ ہے تو بتائیے! ہم نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول معظم ﷺ اور اس کی کتاب مقدس کے دشمنوں قادیانیوں کے خلاف کیا کام کیا؟ کیا جدوجہد کی؟ کیا آواز اٹھائی؟

اگر ہم نے اس سلسلہ میں کچھ نہیں کیا......تو ہم اپنے دعوے میں جھوٹے ہیں......آئیے ہم اپنے گریبانوں میں منہ گھسیٹ کر سوچیں کہ ہم کون ہیں؟ مسلمان یا......؟

مسلمانو! اگر ہماری انگلی پر کوئی کٹ لگ جائے اور تھوڑا سا خون بہہ نکلے تو پورے جسم میں

ایک ارتعاش پیدا ہو جاتا ہے، دماغ کے افق پر پریشانی کے بادل منڈلانے لگتے ہیں، چہرے پر تشویش کی سلوٹیں چڑھ جاتی ہیں، آنکھوں کے سامنے غم کے بگولے رقص کرنے لگتے ہیں، دل مسوس کے رہ جاتا ہے، پاؤں فوراً کسی اچھے ڈاکٹر کی طرف بھاگتے ہیں، زبان بے تکان بولتے ہوئے ڈاکٹر کو سارا قصۂ غم سناتی ہے، اکھڑی ہوئی سانس اور چہرے کے اتار چڑھاؤ ڈاکٹر کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی بھرپور کوششیں کرتے ہیں، ڈاکٹر فوراً مرہم پٹی کرتا ہے، ٹیکہ لگاتا ہے، دوائی دیتا ہے اور پھر کندھوں پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرتے ہوئے تسلی و تشفی دیتا ہے، تب کہیں جا کر جان میں جان آتی ہے۔

لیکن دوستو! آؤ ایک اور تصویر بھی دیکھتے ہیں:

مرزا قادیانی نے ایک گھناؤنی سازش کے تحت اسلام کے سر میں ارتداد کا کلہاڑا دے مارا ہے، جس سے چہرہ اسلام اور جسم اسلام لہولہو ہے، چہرۂ اسلام کو خون میں تر بتر دیکھ کر کبھی ہمارے دل پر چوٹ لگی؟ کبھی ہمارے جگر میں چھبن ہوئی؟ کبھی ہمارے آنکھیں نمناک ہوئیں؟ کبھی ہمارا سر چکرایا؟ کبھی ہمارا دماغ مجروح ہوا؟ کبھی ہمارے اعصاب مضطرب ہوئے؟ کبھی ہمارے ہاتھ کلہاڑے کی طرف بڑھے؟ اتنے بڑے سانحے پر کبھی ہماری زبان نے احتجاج کیا؟

آؤ سوچیں!......آؤ فکر کریں!......آؤ خود کو پرکھیں!......آؤ خود کو کھنگالیں!......ہم کتنے ظالم ہیں؟ ہم کتنے خود پرست ہیں؟......اپنی انگلی کے چھوٹے سے کٹ پر اتنا بڑا طوفان...... اور اسلام کے لہولہان چہرے کو دیکھ کر سکوت مرگ...... ہائے اسلام سے یہ بے رخی...... یہ بے وفائی...... یہ بے اعتنائی......ہمیں کہاں لے جائے گی؟......کہاں لے جا رہی ہے؟......

پوچھ رہی ہے یہ جرس، اہل جنوں کو کیا ہوا
دیکھ رہی ہے رہ گزر، اہل وفا کدھر گئے

(حوالہ کتاب: ''قادیانی افسانے'' ص:٦ تا ٩)

❁❁❁

قادیانیت کے ظلم پر

میں انصاف مانگتا ہوں!

صفحہ ہستی پہ بسنے والے انسانو!

انسانی حقوق کے علمبردارو!

عالمی عدالت کے منصفو!

روشن خیال دانشورو!

ظلم کے خلاف جہاد کرنے والے ادیبو!

سچ کا درس دینے والے شاعرو!

مظلوم کے حق میں صدا بلند کرنے والے وکیلو!

مسلم سیاست دانو!

امن کے پیغامبرو!

میری داستان غم سنو!......میری آنسوؤں بھری کہانی سنو۔

میں ایک مسلمان ہوں،

میں اللہ کو اپنا رب مانتا ہوں،

میں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو اپنا نبی مانتا ہوں،

میں قرآن کو اپنی کتاب مانتا ہوں،

میں خانہ کعبہ کو اپنا قبلہ مانتا ہوں،

میں اپنے نبی ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کو قرآن پاک مانتا ہوں،

میں اپنے نبی ﷺ کی باتوں کو احادیث مانتا ہوں،

میں اپنے نبی ﷺ کی زوجہ کو اپنی ماں مانتا ہوں،

میں اپنے نبی ﷺ کے ساتھیوں کو صحابہؓ مانتا ہوں،

میں اپنے نبی ﷺ کی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کو ''سیدۃ النساء'' مانتا ہوں،

میں اپنے نبی ﷺ کے گھر والوں کو اہل بیتؓ مانتا ہوں،

میں کلمہ طیبہ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ کو اپنا کلمہ مانتا ہوں،

میں مکہ مکرمہ کے حج کو حج مانتا ہوں،

میں سیدنا صدیق اکبرؓ کو پہلا خلیفہ راشد مانتا ہوں،

میں سیدنا فاروق اعظمؓ کو دوسرا خلیفہ راشد مانتا ہوں،

میں سیدنا عثمان غنیؓ کو تیسرا خلیفہ راشد مانتا ہوں،

میں سیدنا علیؓ کو چوتھا خلیفہ راشد مانتا ہوں،

اہل دنیا یہ میرے مذہبی عقائد ہیں......اور تم ان عقائد سے بخوبی آشنا ہو......لیکن......اے اہل دنیا......ہندوستان کے صوبہ پنجاب ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے ایک گاؤں قادیان سے ایک شخص مرزا قادیانی اٹھا......اس نے پوری دنیا کو مخاطب کر کے اعلان کیا۔

میں ''محمد رسول اللہ'' ہوں،

مجھے اللہ نے دنیا میں دوبارہ انسانیت کی ہدایت کے لیے بھیجا ہے،

میں صورت کے اعتبار سے بھی وہی محمد ہوں،

میں سیرت کے اعتبار سے بھی وہی محمد ہوں،

میں نام کے اعتبار سے بھی وہی محمد ہوں،

میں کام کے اعتبار سے بھی وہی محمد ہوں،

جو مجھ میں اور محمد میں تفریق کرے، وہ پکا کافر ہے،

جب کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھو تو محمدؐ سے مراد مجھے لو،

اس نے کہا......

قرآن مجھ پر دوبارہ نازل ہوا ہے،

میری باتیں قرآن کی طرح وحی ہیں،

میری گفتگو احادیث رسول ہیں،

میرا شہر ''قادیان'' مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرح ہے،

میری بیوی ''ام المومنین'' ہے،

میری بیٹی ''سیدۃ النساء'' ہے،

میرا خاندان ''اہل بیت'' ہے،

میرے ساتھی ''اصحاب رسول'' ہیں،

جو مجھے نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے،

اے اہل دنیا! قادیانی عقائد کے مطابق:

حکیم نورالدین......سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی طرح ہے،

مرزا بشیرالدین......سیدنا عمر فاروقؓ کی طرح ہے،

مرزا ناصر......سیدنا عثمان غنیؓ کی طرح ہے،

مرزا طاہر......سیدنا علیؓ کی طرح ہے،

مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو گیا ہے، اب جو بھی فیض حاصل کرنا چاہتا ہے، وہ قادیان سے حاصل کرے۔

خدا کی دھرتی پر رہنے والے باشعور انسانو! کیا تم نے خدا کی دھرتی پر اس سے بڑا ظلم اور فراڈ دیکھا ہے؟

کیا تم نے قادیانیوں سے بڑا قبضہ گروپ دیکھا ہے؟

کیا تم نے اس سے بڑھ کر بھی انسانی حقوق کی پامالی دیکھی ہے؟

کیا تم نے اس سے بڑھ کر بھی سرور کائنات جناب محمد عربی ﷺ اور ان کے دین مبین کی توہین دیکھی ہے؟

دنیا کی سپر پاور ''امریکہ'' کے صدر صاحب! فرض کریں آپ اپنے وہائیٹ ہاؤس

(صدارتی محل) میں داخل ہوتے ہیں......وہاں آپ اندر ایک شخص کو کھڑا پاتے ہیں......وہ رعب و تمکنت سے آپ کو کہتا ہے:

''میں صدر امریکہ ہوں، یہ وہائٹ ہاؤس میرا ہے''

پھر وہ آپ کی قیمتی ترین گاڑی کی طرف انگلی اٹھا کر کہتا ہے:

''یہ میری گاڑی ہے، یہ بڑی نفیس اور قیمتی گاڑی ہے کیوں کہ میں امریکہ کا صدر ہوں''

پھر وہ آپ کی تعلیمی اسناد اور ڈگریاں آپ کو دکھا کر کہتا ہے:

''یہ میری تعلیمی اسناد اور ڈگریاں ہیں، جنہیں میں نے رات دن کی محنت شاقہ کے بعد حاصل کیا ہے، یہ میری جائیداد کے کاغذات ہیں اور دیکھئے میں کتنا امیر آدمی ہوں''

پھر وہ آپ کو آپ کے بنک اثاثوں کے بارے میں بتاتے ہوئے کہتا ہے:

''یہ دیکھیے، یہ میرا بنک اثاثہ ہے اور اسے میں نے بڑی جدو جہد سے کمایا ہے''

پھر وہ آپ کو وہائٹ ہاؤس کی سکیورٹی اسٹاف کو دکھاتے ہوئے کہتا ہے:

''یہ میرا سکیورٹی سٹاف ہے جو ہر وقت میری حفاظت کے لیے مستعد رہتا ہے''

پھر وہ آپ کو انتہائی غصہ میں جھڑکتے ہوئے کہتا ہے:

''میں بحیثیت صدر امریکہ تمہیں حکم دیتا ہوں یعنی صدارتی آرڈر جاری کرتا ہوں کہ تم ابھی وہائٹ ہاؤس اور امریکہ سے نکل جاؤ، کیوں کہ تمہارا امریکہ سے کوئی تعلق نہیں''

کیا آپ کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا نہیں چھا جائے گا؟

اس ظلم پر کیا آپ بے اختیار چیخ نہیں اٹھیں گے؟

جناب صدر! قادیانیوں کے ایسے ہی ظلم کے خلاف ہم ایک صدی سے رو رہے ہیں،

ہمارے آنسوؤں سے ہمارے دامن تر ہو چکے ہیں،

آپ نے کبھی ہمارے آنسو نہیں پونچھے،

ہمارے رخساروں پر بنی آنسوؤں کی نالیوں پر کبھی آپ کی نظر نہیں پڑی،

ہم ایک صدی سے چیخ رہے ہیں،

چیخ چیخ کہ ہمارا گلا چھل چکا ہے،

لیکن آپ کے نرم نرم کانوں پر کبھی ہماری چیخوں نے اثر نہیں کیا،

جناب صدر، ہم آپ کے ضمیر سے انصاف مانگتے ہیں،

آپ کے ضمیر کے دروازے پر دستک دیتے ہیں،

لیکن ہر دستک کے جواب میں آپ کا ضمیر کہتا ہے:

شریک جرم نہ ہوتے تو مخبری کرتے

ہمیں خبر ہے لٹیروں کے ہر ٹھکانے کی

(حوالہ کتاب ''جہادِ ختمِ نبوت کے جانثار'' ص: ۸ تا ۱۲)

❁❁❁

قادیانیت، ننگ انسانیت کا دوسرا نام

''افسوس قادیانیت نے مرزا غلام احمد صاحب کو نبوت کا تاج پہنا کر انسانیت کو اتنا ہی سرنگوں کر دیا جتنا محمد ﷺ کی نبوت نے اُسے سربلند کیا تھا، قادیانیت نے پوری انسانیت کی تذلیل کی ہے، اس کی جبینِ شرافت پر داغ لگایا ہے، اس لئے اس کا وجود ایسے گناہ کا وجود ہے جو کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا اور ایک ایسے جرم کا وجود ہے جس کو تاریخ بھلا نہیں سکتی''

مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

(قادیانیت، ص: ۲۷)

تحفظ ختم نبوت کا زسے

غافل دلوں پر دستک

اے افراد ملت اسلامیہ! آج ہمارے ملک میں :

دینی ادارے ہیں............مذہبی جماعتیں ہیں............

رفاہی تنظیمیں ہیں............حمد یہ نعتیہ بزمیں ہیں............

مذہبی رسائل ہیں............اسلامی صحافت کے علمبر دار جرائد ہیں............

مذہبی اشاعتی ادارے ہیں......اسلامک ریسرچ سنٹرس ہیں......مسلم قیادت ہے......

لیکن دینی اداروں کے اس ہجوم میں قادیانی بڑے آرام وسکون سے رہ رہے ہیں...... اور اپنے ارتدادی مشن میں پوری قوتوں سے سرگرم ہیں......اسلام کے متوازی ایک نئی نبوت اور نیا دین لاکر اسلام کی روح ''عقیدہ ختم نبوت'' پر حملہ آور ہیں اور اپنی مکاری سے مسلمانوں کو مرتد بنارہے ہیں......!!

لیکن یہ مذہبی طبقہ ان کا راستہ نہیں روکتا......ان کا مدمقابل نہیں بنتا......ان کے ارتدادی تعفن کو محسوس نہیں کرتا......ان کے ایمان شکن اور اسلام سوز عقائد کا محاسبہ نہیں کرتا......ان کی سازشوں کو طشت از بام نہیں کرتا......عوام الناس کو ان کی زہرناکیوں سے آشنا نہیں کرتا...... اور اگر کہیں قادیانیت کے دام تزویر میں پھنس کر کوئی مسلمان قادیانی ہوجائے تو اس سے صرف نظر کرتا ہے۔

اگر صرف مذہبی طبقہ قادیانیوں کی سرکوبی کے لئے صرف ایک ہفتہ وقف کردے تو ملک میں قادیانی نام کی کوئی خباثت ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے......اور ملک قادیانیت کی نحوست سے پاک ہوجائے۔

لیکن یہ مذہبی طبقہ ایسا کیوں نہیں کرتا؟

شاید وہ قادیانیت کو برائی نہیں سمجھتا؟

شاید وہ قادیانیوں کی ہلاکت خیزیوں اور شرانگیزیوں سے واقف نہیں؟
شاید وہ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور نزاکت سے آشنا نہیں؟
شاید حضور خاتم النبین ﷺ سے ان کا جذباتی تعلق نہیں؟
یا پھر تجاہلِ عارفانہ سے کام لیتا ہے۔

کچھ بھی ہو......دنیا اور آخرت کے محاسبہ سے ہماری جان نہیں چھوٹتی......کیوں کہ حق کو نہ جاننا بھی جرم ہے............حق کو نہ ماننا بھی جرم ہے......حق کی حفاظت نہ کرنا بھی جرم ہے......

تو آیئے سوچئے......ہم کتنے بڑے مجرم ہیں؟؟؟

تحفظ ختم نبوت سے ہماری بے اعتنائی......
تحفظ ختم نبوت سے ہماری لاپروائی......
تحفظ ختم نبوت سے ہماری بے رخی......
تحفظ ختم نبوت سے ہماری چشم پوشی......
تحفظ ختم نبوت سے ہماری عدم دلچسپی......

ہمارے آقا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو کتنا تڑپا رہی ہوگی......کتنی اذیت پہنچا رہی ہوگی؟

راقم سطور (مصنفِ کتاب) اپنے تجربہ کی بنیاد پر بڑے وثوق سے یہ کہہ سکتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں قادیانیت صرف اس لئے زندہ ہے......کہ مسلمان نہیں جانتا کہ:

قادیانیت اسلام کے خلاف کس ہولناک سازش کا نام ہے؟
قادیانیت اسلام کو ملیامیٹ کرنے کے لئے کس طرح مچل رہی ہے؟
قادیانیت اپنے دودھاری خنجر سے کس طرح مسلمانوں کے ایمانوں کی شہ رگ کاٹ رہی ہے؟
قادیانیت رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں کیا کیا ہذیان بک رہی ہے؟
قادیانی نبوت پوری دنیا میں نبوت محمدی ﷺ کے مقابلہ میں کس طرح متعارف کرائی جارہی ہے؟
قادیانیت اسلامی شعائر کا کس طرح مثلہ کر رہی ہے؟

اور پھر راقم نے اپنے تجربے کی آنکھوں سے یہ بھی دیکھا کہ جب ایک مسلمان قادیانیت کے کفر

کوجانچ گیا......قادیانی عقائدونظریات سے واقف ہوگیا......تو پھر......!!

ایک وقت تھا جب وہ قادیانیت کو دیکھ کر دانت نکالتا تھا اب وہ قادیانی کو دیکھ کر دانت پیستا ہے۔

ایک وقت تھا جب وہ قادیانی سے ہاتھ ملاتا تھا اب وہ قادیانی سے دودو ہاتھ کرنے کے لئے تیار ہے۔

ایک وقت وہ تھا جب وہ اپنے قادیانی دوست کو دیکھ کر خوشی سے اس کی آنکھوں میں چمک آجاتی تھی، لیکن اب اس کی آنکھوں میں غیرت کی سرخی آجاتی ہے۔

ایک وقت تھا جب وہ قادیانی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھالیتا تھا،لیکن آج قادیانی کو دیکھ کر اسے متلی ہونے لگتی ہے۔

ایک وقت تھا جب وہ قادیانی سے گلے ملتا تھا،لیکن اب وہ قادیانی دوررہنے کے لیے بے تاب ہے۔

ایک وقت وہ تھا جب وہ قادیانی کا منہ چومتا تھا،لیکن اب وہ قادیانی کے منہ پرتھوکتا ہے۔

علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے:

''ذرانم ہوتو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی''

پس ضروری ہے کہ ایک عام مسلمان عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت ونزاکت اور قادیانیت کی ہلاکت سے آشنا ہواور قادیانیت کی سرکوبی کے لئے وہ دلائل کے ہتھیاروں سے مسلح رہے۔

کیوں کہ یہی عہد حاضر کا سب سے بڑا جہاد ہے......یہی وقت کی آواز ہے......یہی اسلام کی صدا ہے......یہی عشق رسول ﷺ کی دلیل ہے......اور یہی شفاعت رسول ﷺ کا ذریعہ ہے......

تو آئیے......اسلام کی اس صدا پر......وقت کی اس پکار پر لبیک لبیک کہتے ہوئے گلی گلی، کوچہ کوچہ، قریہ قریہ، بستی بستی، گاؤں گاؤں، شہر شہر اور ملک ملک تحفظ ختم نبوت کی روشنی بکھیر دیں۔

صدائے حق کی جرات سے تو زندہ کر زمانے کو
کہ تیرے ساتھ دنیا میں ہزاروں دل دھڑکتے ہیں

(حوالہ کتاب: ''شعور ختم نبوت اور قادیانیت شناسی'' ص:۵ تا ۸)

منافقت کے کردار

قادیانیوں سے دوستی رکھنے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ

مسلمانو! آج ہم میں سے ہر کوئی یہ اعلان کرتا ہے کہ:

جناب رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی جان سے زیادہ پیارے ہیں......

جناب خاتم النبیین ﷺ مجھے اپنی اولاد سے زیادہ پیارے ہیں......

جناب سید المرسلین ﷺ مجھے اپنے ماں باپ سے زیادہ پیارے ہیں......

جناب رحمۃ اللعالمین ﷺ مجھے اپنے مال سے زیادہ پیارے ہیں......

جناب امام النبیین ﷺ کی عزت وناموس پر میرا سب کچھ قربان......

لیکن عاشقان رسول ﷺ کے اس معاشرے میں قادیانی بڑے امن وسکون سے رہ رہے ہیں......

قادیانی کون ہیں؟

اللہ کی زمین پر نبی اکرم ﷺ کے سب سے بڑے گستاخ......

سب سے بڑے شاتم......سب سے زیادہ ایذا پہنچانے والے......

آپ ﷺ کے تاج وتخت ختم نبوت کے ڈاکو......

مسلمانو ایک سوال کا جواب دینا!

جس شخص کا نبی اکرم ﷺ سے محبت وغیرت کا تعلق ہوگا......

کیا وہ کسی قادیانی کا دوست ہوسکتا ہے؟

کیا وہ کسی قادیانی کی دعوت میں شریک ہوسکتا ہے؟

کیا وہ کسی قادیانی کو اپنے ہاں دعوت پہ مدعو کرسکتا ہے؟

کیا وہ کسی قادیانی کو دوست بنا سکتا ہے؟

کیا وہ کسی قادیانی کے بچے کو اپنے اسکول میں داخلہ دے سکتا ہے؟

کیا وہ اپنے بچے کو کسی قادیانی کے اسکول میں شریک کر سکتا ہے؟

کیا وہ کسی قادیانی کے گھر میں بچوں کو ٹیوشن پڑھا سکتا ہے؟

کیا وہ کسی قادیانی سے کاروبار کر سکتا ہے؟

کیا وہ کسی قادیانی کا عدالت میں مقدمہ لڑ سکتا ہے؟

کیا وہ کسی قادیانی کی ملازمت کر سکتا ہے؟

کیا وہ مسلمانوں کی کسی کمیٹی یا انجمن میں قادیانی کو شامل کر سکتا ہے؟

کیا وہ قادیانیوں کی تیار کردہ مصنوعات خرید سکتا ہے؟

کیا وہ قادیانی مصنوعات بیچ سکتا ہے؟

اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو:

وہ اپنی محبت کے تمام دعوؤں کی اپنے عمل سے نفی کر رہا ہے...... اپنی زبان سے نفی کر رہا ہے...... اپنے کردار اور افعال سے نفی کر رہا ہے...... تو ایسا شخص مسلمان ہے...... یا منافق؟ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وفا کر رہا ہے...... یا جفا کر رہا ہے؟ وہ محب اسلام ہے...... یا غدار اسلام؟ مرنے کے بعد اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جانا چاہیے...... یا قادیانیوں کے قبرستان میں؟ آخرت میں اس کا انجام مسلمانوں کے ساتھ ہوگا...... یا قادیانیوں کی ساتھ؟ حشر کے میدان میں وہ شافع محشر ﷺ کے جھنڈے تلے ہوگا...... یا مرزا قادیانی کے منحوس حلیہ تلے؟

مسلمانو! ذرا سوچیے...... گستاخ رسول کا دوست...... گستاخ رسول کا رفیق...... اللہ کے رسول ﷺ کو کتنی تکلیف پہنچاتا ہے...... اور جو رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچاتا ہے...... وہ اللہ کی آتش انتقام کو بھڑکا دیتا ہے...... خدارا! اس فعل خبیث سے خود بچیے...... اپنے احباب کو بچایئے...... اپنی عزیز و اقارب کو بچایئے...... ورنہ......

دیکھنا یہ جس کا عالم رہا تو ایک دن
اک بگولا آئے گا سب کچھ اڑا لے جائے گا

(حوالہ کتاب: جنہیں ختم نبوت سے عشق تھا ص: ۳ تا ۵)

اگر قادیانی نہ ہوتے ......تو......

اسلام کے مقابلہ میں ایک جعلی اسلام جنم نہ لیتا......

دنیا میں انگریزی نبوت کا جال نہ بچھایا جاتا......

اسلام کو ارتدادی لباس نہ پہنایا جاتا......

قرآن میں تحریف وتبدیلی کے طوفان نہ اٹھائے جاتے......

احادیث رسول ﷺ کو مسخ کر کے ان کے معانی ومفاہیم کو بدلا نہ جاتا......

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے مقابلہ میں قادیان وربوہ آباد نہ کیے جاتے......

رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس پر خاک نہ اڑائی جاتی......

حریم نبوت پہ ارتدادی کتے نہ بھونکتے......

انگریز کو ہندوستان میں استحکام نہ ملتا......تحریک آزادی بہت جلد اپنی منزل پہ پہنچ جاتی......

انگریز کا جاسوسی کا نظام بہت کمزور ہوتا......

بیرونی دنیا میں ہزاروں بدقسمت قادیانیت کو اسلام سمجھ کر قبول نہ کرتے......

ہندوستان کے بہترین علماء، بہترین خطیب، بہترین ادیب، بہترین صحافی، بہترین شاعر، بہترین دانشور قادیانی فتنے کی سرکوبی میں کھپ گئے......ان بہترین لوگوں نے جتنی جدوجہد اور محنت اس فتنہ کے خلاف کی......اتنی جدوجہد اور محنت سے ایک براعظم مسلمان ہوسکتا تھا......

امت کے سرکردہ افراد قادیانی فتنہ کی گوشمالی میں اتنے مصروف رہے......کہ ہندوستان میں کئی اور فتنوں کو سر اٹھانے کا موقعہ مل گیا......

اے ملت اسلامیہ!

اسلام پر قادیانیوں کی پے در پے یلغاریں......

تخت ختم نبوت پر قادیانیوں کی مسلسل ڈاکہ زنی......

قدم قدم پر ارتداد کے یہ بچھے ہوئے کانٹے......

نگر نگر میں لگے ہوئے نبوت کے ڈاکوؤں کے پھندے......

گاؤں گاؤں میں ایمان سوز بارودی سرنگیں......

شہر شہر میں گھاتیں اور ارتدادی وارداتیں......

اور پورے ملک میں پھیلائے گئے قادیانی جال......

لیکن یہ سب کچھ دیکھ کر ہماری خاموشی...... مسلسل خاموشی......کیا یہ خاموشی ہمارے ایمان کی موت کا اعلان تو نہیں؟ کیا یہ خاموشی رسول اللہ ﷺ سے بے تعلقی کا اعلان تو نہیں؟

علمائے کرام! یہ خاموشی کیوں؟

مشائخ عظام! تم چپ کیوں؟

پیران کرام! لبوں پر یہ سکوت کیوں؟

دانشورو! یہ زبان بندی کیوں؟

ملی راہنماؤ! ہونٹوں پر یہ تالے کیوں؟

اے خطیبو! کچھ تو بولو

اے ادیبو! کچھ تو لکھو

اے شاعرو! کچھ تو کہو

اے دانشورو! کچھ تو اظہار کرو

دیکھو وقت تمہاری ایمانی غیرت اور تمہارے عشق رسول ﷺ کا جذبہ یہ نوحہ خوانی کرتے ہوئے کہہ رہا ہے:

نعرہ زن ہے وحشت تاتار ہم خاموش ہیں
لٹ رہا ہے مصر کا بازار ہم خاموش ہیں
نیل کے ساحل پہ اترے رہزنوں کے قافلے
دیدہ اسلام ہے خونبار ہم خاموش ہیں

آج کیوں کر مصلحت نے روک دی تیری زبان
آج کیوں اے جرات اظہار ہم خاموش ہیں
اک ہمیں تھے جن کو توفیق سخن تھی بزم میں
ہم تھے مشرق کے لب گفتار ہم خاموش ہیں
بول ''اے مسلمان!'' خاموشی کی یہ ساعت نہیں
طعنہ زن ہیں ہر طرف اغیار ہم خاموش ہیں

(حوالہ کتاب: قادیانیت کے تعاقب میں، ص:۸ تا ۱۲)

❁❁❁

عالمِ اسلام کا فاسد مادہ

''قادیانی مذہب عالمِ اسلامی کے جسم کا وہ مادۂ فاسد ہے جو اس کے شریانوں میں بے غیرتی اور بزدلی، مغربی سامراجیوں کے حضور جبہ سائی اور کاسۂ لیسی اور ان ظالم حکمرانوں کے لئے تذلل اور نیاز مندی کا زہر پھیلاتا ہے، جنھوں نے اللہ کی زمین کو جور وفساد سے بھر دیا اور دنیا کے مسلمانوں کو اپنی غلامی کے شکنجہ میں کس لیا ہے''

مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

(قادیانیت ص:۲۶)

جھوٹی نبوت کا قلع قمع نہ کرنے پر

حضور ہمیں معاف کر دیں!

حضور ﷺ! آپ ماں سے زیادہ مہربان ہیں......
حضور ﷺ! آپ باپ سے زیادہ شفیق ہیں......
حضور ﷺ! آپ ہمارے لیے راتوں کے پچھلے پہر اٹھتے رہے......
آپ ﷺ کے مبارک ہاتھ ہمارے لیے دعاؤں کے لیے بلند ہوتے رہے......
آپ ﷺ کے مطاہر لبوں سے ہمارے لئے دعاؤں کے پھول برستے رہے......
آپ ﷺ کی مقدس آنکھوں سے ہمارے لیے آنسوؤں کی جھڑیاں لگتی رہیں......

زندگی کے ہر موقع پر آپ ﷺ نے ہمیں یاد رکھا......حتی کہ وقت وصال بھی آپ ﷺ کو ہماری فکر دامن گیر تھی......!!

حضور ﷺ! کل جب حشر کا میدان ہوگا...... ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہوگا......انسان بھوک پیاس اور خوف سے بے حال ہوں گے......جب ماں بچے کو دیکھ کر بھاگ جائے گی......جب باپ بیٹے کو دیکھ کر راہ فرار اختیار کر جائے گا......جب جگری یار آنکھ چرا کر دوڑ جائیں گے......جب خدام و نوکر ٹکا سا جواب دے دیں گے......جب دنیاوی رشتے کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ پھوٹ جائیں گے......

حضور ﷺ! اس وقت آپ ﷺ ہماری محبت میں بے چینی سے حشر کے میدان میں بھاگ دوڑ کر رہے ہوں گے......کبھی میزان پر اپنے سامنے ہمارے اعمال تُلوا رہے ہوں گے......کبھی پل صراط پر، ہمیں پل صراط پار کروا رہے ہوں گے......کبھی حوض کوثر پر کھڑے اپنے پیاسے امتیوں کو جام کوثر پلا رہے ہوں گے......

آپ ﷺ کی مہمان نوازی کا یہ عالم ہوگا......کہ آپ کے حوض کوثر کے جام آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں گے......اور جو آپ ﷺ کے حوض کوثر سے ایک جام پی لے گا، اسے پھر میدان حشر میں پیاس نہ لگے گی۔

حضور ﷺ! میدان حشر میں جب سارے نبی ''نفسی نفسی'' کہہ رہے ہوں گے، اس وقت آپ ﷺ ''امتی امتی'' پکار رہے ہوں گے۔

حضور ﷺ! اس وقت آپ ﷺ کے جھنڈے تلے ہی ہمیں پناہ ملے گی، حضور ﷺ! آپ ﷺ ہمارے لیے سحاب کرم ہیں، حضور ﷺ! آپ ﷺ کی ذات ہمیں اللہ کے عذاب سے بچائے ہوئے ہے۔

حضور ﷺ! اگر اللہ تعالیٰ کو آپ کی ذات اقدس کا لحاظ نہ ہوتا، تو ہم پہ پتھروں کی بارش ہوتی...... ہم پہ آسمان سے آگ کا مینہ برستا...... بھری ہوئی آندھیاں ہمیں پٹخا پٹخا کر مارتیں...... ہولناک زلزلے ہمارے پاپی وجودوں کو تہہ زمین میں لے جاتے...... سیلاب ہمیں کوڑے کرکٹ کی طرح بہالے جاتے اور ہماری پھولی ہوئی بدبودار لاشیں عبرت کی تاریخ بن جاتیں...... ہماری فصلیں برباد کردی جاتیں اور ہم پر بھوک اور قحط کے عذاب ٹوٹ پڑتے...... ہماری شکلیں مسخ کردی جاتیں...... ہم پہ قوم عاد وثمود کی تاریخ دہرائی جاتی۔

حضور ﷺ! ہم صرف آپ ﷺ کی وجہ سے اور آپ ﷺ کے گنبد خضراء کی وجہ سے بچے ہوئے ہیں، کسی عاشق صادق نے کہا ہے کہ اللہ کا عذاب بھی آتا ہے، لیکن گنبد خضراء کی وجہ سے واپس چلا جاتا ہے، حضور ﷺ! ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے، وہ آپ ﷺ کی ذات کا صدقہ ہے، حضور ﷺ! ہم انگریزوں کے غلام تھے، ذلیل ورسوا تھے، خائب وخاسر تھے، بے وقعت و بے قدر تھے، ہماری قوم نے مل کر آپ ﷺ کی ذات کا واسطہ دے کر اللہ سے آزادیٔ وطن کی دعا کی۔

لیکن حضور ﷺ! ہم نے اللہ سے اور آپ ﷺ سے بدعہدی کی، مکاری کی، عیاری کی۔!!!

ہم نے آپ ﷺ کے دین کو اپنی زندگیوں میں نہیں لایا، اسلام روتا رہا، ہم بدمست رہے، دین کراہتا رہا، لیکن ہمارے کان بے سماعت بن گئے، ہم نے ختم نبوت کے باغیوں کو پلتے، پھولتے اور پھیلتے دیکھا، ان لوگوں نے آپ کی ختم نبوت کا مذاق اڑایا، آپ کے لائے ہوئے قرآن میں قطع وبرید کیا، آپ کے اسلام کے مقابل قادیان کا جعلی اسلام لایا، آپ ﷺ کی نبوت کے متوازی قادیانی نبوت چلانے کی ناپاک جسارت کی۔

حضور ﷺ! ہمیں معاف کردیں...... حضور ﷺ! ہم پرنم آنکھوں سے درخواست کرتے

ہیں......حضور ﷺ! ہم ہاتھ باندھ کر عرض کرتے ہیں ......حضور ﷺ! ہم آنسوؤں کی زبان میں معافی مانگتے ہیں......

عوام تو آج بھی آپ ﷺ کے غلام ہیں......ان کے دل آپ کی محبت میں دھڑکتے ہیں......وہ آج بھی آپ ﷺ کی عزت وناموس پر سوجان سے قربان ہیں......حضور ﷺ! یہ عوام ہی تھے، جنہوں نے 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ کے تاج ختم نبوت کو دس ہزار شہیدوں کی سلامی پیش کی تھی......دولاکھ سے زائد حوالہ زنداں ہو گئے تھے......آپ ﷺ کے عشاق قیدیوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ جیلیں کم پڑ گئیں......اور ظالم حکمرانوں کے کھلے میدانوں میں باڑیں لگا کر عارضی جیلیں بنانا پڑیں......

حضور ﷺ! یہ آپ کے ہی غلام تھے......جنہوں نے 1974ء کی تحریک ختم نبوت چلا کر قادیانیوں کو پاکستان کی پارلیمنٹ کے ذریعہ بھی کافر قرار دلوایا......

حضور ﷺ! آج بھی آپ ﷺ کے عاشق پوری دنیا میں سارقان ختم نبوت قادیانیوں سے برسرپیکار ہیں......آپ ﷺ کی ختم نبوت کے پرچم کو پوری قوت سے بلند کیے ہوئے ہیں......اور اس راہ عشق میں آنے والی ہر تکلیف کو خوش دلی سے برداشت کر رہے ہیں......

حضور ﷺ! ان شہیدوں کے صدقے......ان غازیوں کے صدقے......ان مجاہدوں کے صدقے......حضور ﷺ! ہمیں معاف کر دیں، ہماری طرف نظر کرم سے دیکھ لیں۔

حضور ﷺ! اگر آپ کا دامن......ہاتھوں سے چھوٹ گیا......تو پھر ہم کہیں کے بھی نہیں......دنیا میں ہمارا کوئی ٹھکانہ نہیں......ہم خارش زدہ کتے سے زیادہ بے وقعت......اور غلیظ نالیوں میں رینگنے والے کیڑے سے زیادہ بے حیثیت ہو جائیں گے۔

حضور ﷺ! اگر آپ ﷺ نے اپنی نظر رحمت پھیر لی......تو پھر دنیا وآخرت کے سارے عذاب ہم پر ٹوٹ پڑیں گے......

حضور ﷺ! ہمیں معاف کر دیں......

آپ ﷺ کو اپنی رحمۃ اللعالمینی کا واسطہ......

آپ ﷺ کو مجاہد اعظم ختم نبوت سیدنا صدیق اکبرؓ کا واسطہ......

آپ ﷺ کو تحریک ختم نبوت کے پہلے شہید حضرت حبیبؓ بن زید انصاری کا واسطہ......

آپ ﷺ کو جنگ یمامہ کے شہیدوں کا واسطہ......

حضور ﷺ! ہمیں معاف کر دیں......حضور ﷺ! ہمیں معاف کر دیں......

رہبر و رہنما حضورؐ مرشد و مقتدا حضورؐ
قلب کی آواز حضورؐ روح کا مدعا حضورؐ
میرے لیے خدا کے بعد سب کچھ انہی کی ذات ہے
عشق کی ابتدا حضورؐ، عشق کی انتہا حضورؐ
میرے لیے چراغ راہ، میرے لیے راہ عمل
آپؐ نے جو کہا حضورؐ، آپ نے جو کیا حضورؐ
آپؐ کی ذات پاک کا کتنا بڑا ہے یہ کرم
آپؐ کی ذات پاک سے ہم کو ملا خدا حضورؐ

(حوالہ کتاب: مجاہدین ختم نبوت کی داستانیں، ص: ۸ تا ۱۲)

❁❁❁

بخاری کی للکار

''وہ (مرزا بشیر الدین محمود دوسرا قادیانی سربراہ) جھوٹے نبی کا بیٹا ہے، میں سچے نبی کا نواسہ ہوں......وہ پردہ سے باہر آئے، نقاب اٹھائے کشتی لڑے، مولیٰ علی کے جوہر دیکھے، وہ ہر رنگ میں آئے وہ موٹر میں بیٹھ کر آئے، میں ننگے پاؤں آؤں گا، وہ ریشم پہن کر آئے (میں) کھدر پہن کر آؤں گا، وہ زعفرانی کباب، یاقوتیاں اور پلومر کی ٹانک وائن اپنے ابا (مرزا قادیانی) کی سنت کے مطابق پی کر آئے اور میں جو کی روٹی کھا کر آؤں گا یہ ہمارا مقابلہ کیسے کر سکتے ہیں، برطانیہ کے دُم کٹے کتے ہیں......''

امام حریت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری/ بخاری کی باتیں، ص: ۲۸

عاشقانِ مصطفٰی آؤ! مدینے چلیں

عالمِ اسلام جل رہا ہے......بہنوں کے عفت مآب آنچلوں کا دھواں پوری دنیا میں پھیل چکا ہے......رات کے پچھلے پہر عقوبت خانوں سے اٹھنے والی دلدوز چیخیں سلامتی کونسل کے پتھر یلے کانوں سے ٹکرا ٹکرا کر واپس ہو رہی ہیں......جیلوں میں پڑے گلنے سڑنے والے مسلمان آہستہ آہستہ موت کے بھیانک کنویں میں اتر رہے ہیں......

کہیں آہن و آتش کی بارش کر کے ہزاروں مسلمانوں اور کھربوں کی املاک کو نذرِ آتش کر دیا، اسلام دشمن عناصر نے مسلمانوں کی نسل کشی کرنے کے لیے بچوں کی ادویات پر پابندی لگا دی......آج یہ مظلوم بچے دوائیاں نہ ہونے کی وجہ سے مجبور ممتا کے ہاتھوں میں تڑپ تڑپ کر جان دے رہے ہیں......بچوں کے اجتماعی جنازوں کے جلوس نکال کر دنیا کے منصفوں کے انصاف کو متوجہ کیا جا رہا ہے......ہزاروں مائیں لمبی لمبی قطاروں میں کھڑیں اپنے بچوں کے لیے کھانے پینے کی اشیاء مانگتی ہوئی نظر آ رہی ہیں......کہیں مسلمانوں کی لاشیں بکھری پڑی تھیں......گلی محلے مسلمانوں کے خون سے رنگین ہو گئے......ہزاروں مسلمان دوشیزاؤں کو انسان نما بھیڑیے اغوا کر کے لے گئے......ان کی عصمت دری کی جا رہی......انہیں اپنی حراست میں رکھ کر ان کے بطنوں سے ناجائز بچوں کی نسل پیدا کرنے کی سازش کی جا رہی ہے......

مسلم دشمنی میں مسلمانوں کے گھر جلا دیے گئے ہیں......ان کے کاروبار اور املاک لوٹ لیے گئے ہیں......مسلمان ریوڑوں کی شکل میں جنگلوں میں بھاگ رہے ہیں......وہ کھلے آسمان تلے پڑے کسی صلاح الدین ایوبیؒ کا انتظار کر رہے ہیں......مسلمان لڑکیوں کی اجتماعی آبرو ریزی کر کے جشن کا اہتمام کیا......ان کے بچے اغوا کر کے عیسائی بنائے جا رہے ہیں......یوں ایک گہرے منصوبے کے تحت ان کی نسل کشی کی ناپاک جسارت کی جا رہی ہے......

دنیا کے نقشہ پر پھیلے اسلامی ممالک کو اگر ہم بنظرِ غائر دیکھیں......تو وہ یہود و نصاریٰ کی

گرفت میں ہیں......ان پر بھی طرح طرح کے مصائب کی سنگ زنی کی جاتی ہے......کسی کے گلے میں طوق ہے......کسی کے بازوؤں میں ہتھکڑیاں ہیں......کسی کے پاؤں میں بیڑیاں ہیں......اور کوئی تو دل وجان سے غلام ہے......اور اپنی اس کفریہ غلامی پر نازاں ہے......

ملت اسلامیہ کو یوں زخمی زخمی اور لہولہو دیکھ کر میرا دل پسیج گیا......میری آنکھوں میں نم آ گیا......میرے ہونٹوں سے سسکیاں جاری ہو گئیں......میں اپنے اللہ سے سوالی ہوا......

الٰہی! ملت اسلامیہ کی یہ زبوں حالی کیوں؟

مولا! قوم حجاز ذلیل ورسوا کیوں؟

پروردگار! امت محمدیہ کافروں کے شکنجے میں کیوں؟

اللہ پاک نے میرے ذہن کا رخ حکیم الامت حضرت علامہ اقبالؒ کی طرف پھیر دیا......اور میری آنکھوں کے سامنے علامہ اقبال کے وہ شعر آ گئے، جنہوں نے میرے سارے سوالوں کے جواب دے دیے......!!

شبے پیش خدا بگریستم من
مسلماناں چرا زار ندو خوارند
ندا آمد! نمی دانی کہ ایں قوم
دلے دارند و محبوبے نہ دارند

ترجمہ: رات میں نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں رو رو کر فریاد کی کہ مسلمان کیوں ذلیل وخوار ہیں، جواب آیا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ یہ قوم دل رکھتی ہے، مگر کوئی محبوب نہیں رکھتی۔ (ارمغان حجاز......علامہ اقبالؒ)

مسلمانو! ہم نے اپنا محبوب کھو دیا......ہم نے اپنے محبوب سے بے وفائی کی......وہ محبوب!

جس کے ہونٹوں پر ہمارے لیے دعاؤں کی پھوار رہتی تھی......

جس کی آنکھیں ہمارے غم میں پرنم رہتی تھیں......

جس کے دل کی ہر دھڑکن میں ہماری محبت رچی بسی تھی......

جسے ہماری محبت راتوں کو سجدوں میں رلایا کرتی تھی......

جسے ہماری قبر کی فکر بے چین رکھتی تھی......

جسے ہمارے حشر کی فکر بے قرار رکھتی تھی......

جسے ہماری جنت کی فکر مضطر رکھتی تھی......

ہم نے اس محسن اعظم سے بے وفائی کی......

جب مرزا قادیانی ملعون نے ان کی ختمِ نبوت پر حملہ کیا......تو ہم ٹس سے مس نہ ہوئے......جب مرزا قادیانی رزیل نے ان کی لائی ہوئی کتاب میں تحریف کی......تو ہمارے لبوں پر مہر سکوت لگی رہی......جب مرزا قادیانی نے ان کی احادیث مبارکہ کو مسخ کیا......تو ہم بت بنے تماشا دیکھتے رہے......کذاب قادیان مرزا قادیانی اسلام کو روندتا رہا......رگیدتا رہا......لتاڑتا رہا......لیکن ہم نے قادیانیوں سے دوستیاں رکھیں......!!!

پھر کیا تھا......محبوب ﷺ ناراض ہو گیا......اللہ کا عذاب ٹوٹ پڑا......کفار نے ہماری ایسی درگت بنائی......کہ ہم دنیا میں عبرت کی مثال بن گئے......ذلت کی تمثیل بن گئے......رسوائی کا مرقع بن گئے......

مسلمانو آؤ......اپنے آقا ﷺ کو منانے مدینے چلیں......

اپنے محبوب ﷺ کو راضی کرنے کے لیے مدینے چلیں......

آنکھوں میں آنسو لے کر......

دل میں ندامت کے جذبات لے کر......

زبان پر فریادیں لے کر......

ان کی بارگاہ عالی میں رو رو کر عرض کریں:

چھوڑ کر تیرا دامن رحمت، آقا ہم سے بھول ہوئی ہے

کھو دی اپنی قدر و قیمت، آقا ہم سے بھول ہوئی ہے

بن گئے سیم و زر کے بندے، تن کے اجلے من کے گندے

چھن گئی ہم سے فقر کی دولت، آقا ہم سے بھول ہوئی ہے

علم وعمل کا رشتہ ٹوٹا، جب سے تیرا دامن چھوٹا
فرقہ فرقہ ہوگئی امت، آقا ہم سے بھول ہوئی ہے
دیکھ ہماری آنکھ مچولی، اپنا سینہ اپنی گولی
بھول گئے ہم درس اخوت، آقا ہم سے بھول ہوئی ہے
در پر ترے آئے ہوئے ہیں، دنیا کے ٹھکرائے ہوئے ہیں
کھول دے اپنا باب رحمت، آقا ہم سے بھول ہوئی ہے

(حوالہ کتاب: دفاعِ ختمِ نبوت ص: ۷ تا ۱۱)

❁❁❁

عاشقانِ نبی کے نام!

"نبی سے عشق ووفا نبھانے کے دعویدارو!
تمہیں محمد ﷺ کا عشق اب بھی پکارتا ہے
خدا بھی بھٹکے ہوؤں کے رستے سنوارتا ہے
چلو خدارا!
منافقت کے قبیح لبادے اتار ڈالیں
نبی ﷺ کے دشمن اجاڑ ڈالیں
خدا کی رحمت پکار ڈالیں
چلو کہ فتنۂ قادیاں
جڑوں سے اس کی اکھاڑ ڈالیں
چلو کہ اپنے لہو کو عشق محمدی پر نثار ڈالیں"

(کلام، سید منظور الحسن شاہ/نغمات ختمِ نبوت ص: ۱۹۳)

عاشقانِ مصطفیٰ سے بلبل کا سوال

نمرود کے سپاہی ہزاروں تناور درخت کاٹ کر پھینک چکے ہیں...... ہزاروں جانوروں پر یہ بڑی بڑی لکڑیاں لاد کر ایک مرکزی مقام پر اکٹھی کی جا رہی ہیں......اب اس مقام پر لکڑیوں کا ایک بہت بڑا پہاڑ بن چکا ہے......نمرود کے چیلے اس پہاڑ کو دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سما رہے......پھر ایک گرجدار آواز کے حکم پر لکڑیوں کو آگ لگا دی جاتی ہے...... مہیب اور خوفناک شعلے آسمان سے باتیں کر رہے ہیں...... یوں محسوس ہوتا ہے کہ لکڑیاں نہیں...... بلکہ ایک پہاڑ جل رہا ہے......ایک شہر جل رہا ہے......

پھر......نمرودی سپاہی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اٹھا کر اس ہولناک آگ میں پھینک دیتے ہیں......سیدنا ابراہیم خلیل اللہ آگ میں گم ہو جاتے ہیں......اچانک فضا میں ایک بلبل پھڑ پھڑاتا ہوا آتا ہے......اس کی ننھی سی چونچ میں پانی کی ایک بوند ہے......اور پانی لینے چلا جاتا ہے اور ایک قطرۂ آب لا کر آگ پر پھینک دیتا ہے۔

بلبل بڑی پھرتی سے بار بار پانی لینے جاتا ہے......اور آگ پر پھینکتا جاتا ہے......یہ صورت حال دیکھ کر کسی نے بلبل سے کہا:

''او دیوانے! کیا تیرے ایک قطرہ پانی سے یہ آگ بجھ جائے گی؟ تیری ایک بوند آگ پر گرنے سے پہلے ہی راستے میں آگ کی گرمی سے خشک ہو جاتی ہے''

''مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ میرے ایک قطرہ پانی سے آگ پر کیا اثر ہوتا ہے، مجھے تو ''حق وفا'' ادا کرنا ہے''

ہانپتے ہوئے بلبل نے کڑک کر جواب دیا۔

مسلمانو! آج قادیانیوں نے یہود و نصاریٰ کے دیئے ہوئے ایندھن سے ایک بہت بڑی آگ جلا رکھی ہے تا کہ اس میں:

تاجِ ختم نبوت کو جلا دیا جائے،(نعوذ باللہ)

قرآن مجید کو جلا دیا جائے،(نعوذ باللہ)

احادیث رسول ﷺ کو بھسم کر دیا جائے،(نعوذ باللہ)

شریعت اسلامیہ کو خاکستر کر دیا جائے،(نعوذ باللہ)

شعائر اسلامی کو خاک سیاہ بنا دیا جائے،(نعوذ باللہ)

ملت اسلامیہ کی وحدت کو راکھ میں تبدیل کر دیا جائے،(نعوذ باللہ)

جذبہ شوق شہادت کو بھوکے شعلوں کی خوراک بنا دیا جائے،(نعوذ باللہ)

آج بلبل ملت اسلامیہ سے سوال کرتا ہے:

اے باوفا نبی ﷺ کے امتیو! تم نے اس آگ کو بجھانے کے لیے کیا ''حق وفا'' ادا کیا؟ اہل وفا کے مبارک ناموں کی......ایک مبارک فہرست......تیار ہو رہی ہے......اور اہل وفا کو مبارک ہو......کہ آسمان سے صدا آ رہی ہے:

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(حوالہ کتاب: ''شاہراہ عشق کے مسافر'' ص:۹)

❁❁❁

عزتِ رسول کا سوال

''قادیانیت کا مسئلہ کسی ایک ملک یا حکومت کا مسئلہ نہیں ہے، یہ پوری دنیائے اسلام کا مسئلہ ہے، یہ عقیدۂ اسلامی کا سوال ہے، عزتِ رسول کا سوال ہے! شرفِ انسانیت کا سوال ہے!ـــــ اور اس کرۂ ارض میں ایک ذرۂ خیر نہیں، اگر یہ عقیدہ مٹ جاتا ہے، اگر اس عزت کو ہاتھ لگایا جاتا ہے اور اگر اس شرف کو داغ دار کیا جاتا ہے!!''

(مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ قادیانیت......ص:۲۷)

کیا ایسا شخص مسلمان ہے؟

میں نے ایک خبر پڑھی:

ایک پولیس کے سپاہی کو نوکری سے برطرف کر دیا گیا...... کیوں کہ وہ ایک ڈاکو کے ساتھ کھانا کھاتے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا۔

پھر...... میں نے ایک مسلمان کو دیکھا...... وہ ایک قادیانی کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا...... یہ صورت حال دیکھ کر...... میرے جسم کو ایک کرنٹ سا لگا...... کیا...... اس مسلمان کو بھی اسلام سے برطرف کر دیا گیا ہے......؟

دماغ نے پوچھا کیوں؟

دل نے جواب دیا ''ہر وہ شخص...... جس نے کلمہ طیبہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھا ہے...... اس نے حضور ﷺ کو اللہ کا رسول...... اور آخری رسول مانا ہے...... اس لیے تاج ختم نبوت کی پاسبانی اس کا ایمانی فریضہ ہے...... قادیانی...... جو تاجِ ختم نبوت کے ڈاکو ہیں...... یہ مسلمان سپاہی...... اس ڈاکو کے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا ہے...... اس لیے اس کا جرم بھی وہی ہے...... جو پولیس کے سپاہی کا تھا''

پولیس کے محافظ نے ڈاکو کے ساتھ کھانا کھا لیا...... تو...... اسے پولیس سے نکال دیا گیا......

ختم نبوت کے محافظ نے ختم نبوت کے ڈاکو کے ساتھ کھانا کھایا،

کیا اسے اسلام سے نکال دیا گیا؟

کیا وہ رسول رحمت ﷺ کی امت سے خارج ہو گیا ہے؟

علمائے کرام! جواب چاہتا ہوں،

مفتیان عظام! جواب سے نوازیئے!

(حوالہ کتاب: ''ناموس محمد ﷺ کے پاسبان''، ص: ۹)

قادیانی خودکو مسلمان کیوں کہتے ہیں؟

ایک تعلیم یافتہ دوست مجھے کہنے لگا:

جناب طاہر صاحب! آپ کی کتابیں پڑھنے کے بعد...... میری ایک قادیانی وکیل سے قادیانیت کے متعلق بات ہوئی...... تو اس قادیانی وکیل نے مجھے کہا کہ جناب! ہم تو قرآن وسنت کو ماننے والے مسلمان ہیں، ہم پر کفریہ الزامات متشدد مولویوں نے لگا رکھے ہیں، قادیانی وکیل نے اس سے کہا...... کہ جناب!

ہم اللہ کو ایک مانتے ہیں...... ہم قرآن کو اپنی کتاب مانتے ہیں...... ہم جناب محمد عربی ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں...... ہم فرامین رسول کو احادیث مانتے ہیں...... ہم کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں...... ہم کعبہ شریف کو اپنا قبلہ مانتے ہیں...... ہم نمازیں پڑھتے ہیں...... ہم اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہتے ہیں...... ہم رمضان شریف کے روزے رکھتے ہیں...... ہم حج کرتے ہیں...... ہم زکوٰۃ دیتے ہیں...... ہم نماز جمعہ پڑھتے ہیں...... ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ مناتے ہیں...... ہم اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرتے ہیں...... ہم اپنے چہرے پہ داڑھیاں رکھتے ہیں...... ہم ہاتھوں میں تسبیحاں پکڑتے ہیں...... ہم عمامے اور پگڑیاں پہنتے ہیں...... ہم دن میں پانچ فرض نمازوں کے ماننے والے ہیں...... ہم بھی فجر کی چار رکعتیں پڑھتے ہیں...... ہم بھی ظہر کی بارہ رکعتیں پڑھتے ہیں...... ہم بھی عصر کی آٹھ رکعتیں پڑھتے ہیں...... ہم بھی مغرب کی سات رکعتیں پڑھتے ہیں...... ہم بھی عشاء کی سترہ رکعتیں پڑھتے ہیں......

جناب! پھر ہم کافر کیسے ہو گئے؟ ہمارے سارے کام اور سارے عقائد تو مسلمانوں والے ہیں!!

میرا سادہ لوح دوست مجھے کہنے لگا:

''جناب طاہر صاحب! بات تو اس کی معقول ہے''(نعوذ باللہ)

میں نے اس کی آنکھوں میں بغور جھانک کے دیکھا......اور اس سے کہا......کہ:

سلطان نور الدین زنگی کے دور میں ایک ہولناک سازش کے تحت یہود و نصاریٰ نے اپنے دو جاسوس مدینہ منورہ میں روضہ رسول اللہ ﷺ پر بھیجے تھے......تاکہ وہ نعوذ باللہ روضہ رسول اللہ ﷺ کو سرنگ لگا کر نبی اکرم ﷺ کے جسم اطہر کو نکال کر لے جائیں......اس ہولناک کام کے لیے وہ دونوں موذی، مسلمانوں کا روپ دھار کر مدینہ منورہ پہنچے......مسلمانوں میں گھل مل گئے......مسجد نبوی میں داخل ہوئے ......روضہ رسول ﷺ کے پاس ڈیرہ لگا یا......اپنے آپ کو بطور مسلمان شناخت کرایا......اپنے اعتماد کی تسلی ہو جانے پر اپنے غلیظ مشن میں مصروف ہو گئے......وہ سارا دن روضہ رسول ﷺ کے پاس بیٹھ کر مختلف عبادات میں مصروف رہتے......جونہی رات کی سیاہی پھیلتی ......یہ سیاہ باطن روضہ رسول ﷺ کو سرنگ لگاتے......جو مٹی نکلتی، اسے مسجد نبوی ﷺ سے باہر پھینک آتے......صبح ہونے پر سرنگ والی جگہ پر چٹائیاں وغیرہ بچھا کر سرنگ والے حصہ کو چھپا لیتے......

سرنگ جب کافی گہری ہو گئی......تو ایک رات رحمت دو عالم ﷺ سلطان نور الدینؒ زنگی کو خواب میں ملتے ہیں......اور سلطان نور الدین زنگی سے کہتے ہیں کہ یہ دو موذی مجھے تکلیف پہنچا رہے ہیں......انہیں پکڑو......جناب سرور کائنات ﷺ ان دونوں مردودوں کی شکلیں بھی سلطان نور الدینؒ کو دکھاتے ہیں......سلطان غیرت رسول ﷺ میں پارے کی طرح تڑپنے لگتا ہے......وہ دھاڑیں مار مار کر روتا ہے......اور کہتا ہے......کہ آقا ﷺ میرے زندہ ہوتے ہوئے آپ کو کوئی تکلیف پہنچایا جائے......یہ کیسے ہو سکتا ہے......سلطان اس وقت مدینہ منورہ سے سینکڑوں میل دور تھا......وہ ایک لشکر کو ساتھ لیتا ہے......اور گھوڑے کو بجلی کی طرح دوڑاتا ہوا مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوتا ہے......جب مدینہ طیبہ میں داخل ہوتا ہے......تو گھوڑے سے اتر جاتا ہے......پاؤں سے جوتے اتار دیتا ہے......مدینہ طیبہ میں ننگے پاؤں چلتا ہے......

جب روضہ رسول ﷺ کی حدود میں آتا ہے......گھٹنوں کے بل چلنا شروع کر دیتا ہے......بلک بلک کے روتا ہے......المختصر......سلطان ان دونوں شیطانوں کو پکڑتا ہے......

روضہ رسول ﷺ کے قریب ہی انہیں ذبح کرتا ہے......ان کی لاشوں کو آگ لگوا کر خاکستر کرتا ہے......اور دنیا کو بتا دیتا ہے ......کہ اگر محمد کریم ﷺ کا غلام زندہ ہو......تو وہ دشمن رسول کو اس طرح کیفر کردار تک پہنچاتا ہے......پھر سلطانؒ روضہ رسول ﷺ کے گرد ایک اتنی گہری خندق کھدواتا ہے......کہ زمین سے پانی نکل آتا ہے......سلطان اس خندق کو مضبوط پتھروں اور سیسے سے بھر کر روضہ رسول ﷺ کے گرد قیامت تک کے لیے ایک حصار قائم کر دیتا ہے......

یہ سارا واقعہ اپنے دوست کو سنانے کے بعد......میں نے اس سے پوچھا......کہ وہ دو ملعون یہودی جب مدینہ طیبہ میں مسلمان بن کے داخل ہوئے تھے......جو مسجد نبوی ﷺ میں رہتے تھے ......جو روضہ رسول ﷺ کی ہمسائیگی میں بستے تھے......وہ......مسلمانوں کے سامنے......کس کو اپنا رب مانتے تھے؟

''اللہ کو'' اس نے جواب دیا۔

اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں سے تشویش کی لہریں نکلیں اور اس کی پیشانی پہ شکنیں ابھریں......میں نے قریب پڑے پانی کے جگ سے اسے گلاس میں پانی ڈال کے پیش کیا......اور پھر اس سے جو سوال و جواب کی کاروائی ہوئی، وہ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں:

وہ کس کو اپنی کتاب مانتے تھے؟

''قرآن کو''

وہ کس کی نبوت کا اعلان کرتے تھے؟

''رسول اللہ ﷺ کی''

وہ کس کے فرامین کو احادیث کہتے تھے؟

''رسول اللہ ﷺ کے''

وہ مسلمانوں کے سامنے کون سا کلمہ طیبہ پڑھتے تھے؟

''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ''

کیا وہ نمازیں پڑھتے تھے؟

''جی ہاں''

وہ کہاں نمازیں پڑھتے تھے؟

''مسجد نبوی ﷺ میں''

وہ کس کے پیچھے نمازیں پڑھتے تھے؟

''امام مسجد نبوی ﷺ کے پیچھے''۔

وہ نماز جمعہ پڑھتے تھے؟

''جی ہاں''

وہ وہاں بیٹھ کر صدقہ وخیرات کرتے تھے؟

''جی ہاں''

ان کے چہروں پہ داڑھیاں تھیں؟ ''جی ہاں''

ان کے ہاتھوں میں تسبیحاں تھیں؟

''جی ہاں''

ان کے سروں پر عمامے اور پگڑیاں تھیں؟

''جی ہاں''

وہ کس کتاب کی تلاوت کرتے تھے؟

''قرآن مجید''

وہ دن میں کتنی فرض نمازوں کے قائل تھے؟

''پانچ''

وہ فجر کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟

''چار''

وہ ظہر کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟

''بارہ''

وہ عصر کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟

''آٹھ''

وہ مغرب کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟

''سات''

وہ عشاء کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟

''سترہ''

کیا وہ دیگر اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات کو مانتے اور استعمال کرتے تھے؟

''جی ہاں''

تو......کیا وہ مسلمان ہوئے؟

توبہ توبہ......استغفر اللہ......معاذ اللہ...... پکے کافر...... پکے مردود......وہ چیخ اٹھا......

تو کیا قادیانی کافر، مسلمان کا روپ دھار کے مسلمانوں میں گھس جائے تو کیا وہ مسلمان ٹھہرا؟

توبہ توبہ......اللہ معاف کرے......پکا کافر......پکا بے ایمان:

جو مرزا قادیانی ملعون کو حضور اکرم ﷺ کی جگہ نبی بنائے (نعوذ باللہ)

جو مرزا قادیانی کی ہفوات کو وحی الٰہی قرار دے (نعوذ باللہ)

جو مرزا قادیانی کی باتوں کو احادیث رسول کہے (نعوذ باللہ)

جو مرزا قادیانی کی بیوی کو ام المومنین کہے (نعوذ باللہ)

اگر وہ شخص مسلمان کے بھیس میں ہماری صفوں میں آگھسے......کیا ہم اسے مسلمان تسلیم کر لیں گے؟

''بالکل نہیں......بالکل نہیں......''اس نے گرجدار آواز میں کہا،

میں نے اسے کہا......کہ......ہندوستان پر جب فرنگی سامراج کی حکومت تھی......پنجاب کے کسی شہر کی مسجد میں ایک بڑے ہی نیک، پارسا اور صالح امام مسجد تھے......گورا رنگ جس سے سرخی جھلکتی تھی......وہ عرب شریف سے تشریف لائے تھے......انہوں نے اپنی زندگی کے

چالیس سال اسی مسجد میں گزار دیے...... چالیس سال نمازوں کی امامت کی...... جمعے پڑھائے......نکاح پڑھائے......جنازے پڑھائے...... ہزاروں بچوں کو قرآن پاک پڑھایا......لوگوں کو دینی مسائل بتائے......لوگ ان پر فریفتہ تھے......ان کے ہر حکم کو بجالانے اپنے لیے بہت بڑی سعادت سمجھتے تھے......

ایک جمعہ کے خطبہ میں اس بزرگ نے کہا...... کہ اب میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں...... قویٰ کمزور ہو گئے ہیں...... کمزوری اور نقاہت بڑھتی جارہی ہے......اب میں اپنے گھر عرب شریف واپس جانا چاہتا ہوں...... مسجد میں چیخ و پکار شروع ہو گئی......لوگ بچوں کی طرح سسک سسک کر رونے لگے، انہوں نے بزرگ کے پاؤں پکڑ لیے......خدارا! آپ نہ جائیے......ہم آپ کے غم فراق میں مرجائیں گے......آپ ہمارے مائی باپ ہیں......ہم آپ کو اپنے ماں باپ کی طرح سنبھالیں گے......لیکن وہ بزرگ نہ مانے......

آخر روانگی کا دن آ گیا...... پورا علاقہ سوگ میں ڈوبا ہوا تھا...... ہر آنکھ پرنم تھی......مرد کہہ رہے تھے ''ہمارے سروں سے سحاب کرم اٹھ گیا''......عورتیں رو رہی تھیں...... ''ہم روحانی باپ سے محروم ہو گئیں''...... بچے کہہ رہے تھے......''اب ہمیں قرآن کون پڑھائے گا؟''

سب رو رہے تھے......گریہ وزاری کر رہے تھے......آہ فغاں کر رہے تھے......ہچکیوں اور سسکیوں کا ایک سما سا تھا......آنسوؤں کی ایک نہ تھمنے والی بارش تھی...... یہ جذباتی مناظر بزرگ سے بھی نہ دیکھے گئے......ان کا دل بھی پسیج گیا...... بوڑھی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے......اور وہ بزرگ ریلوے پلیٹ فارم کی دیوار پر چڑھ کر ہزاروں کے مجمع سے یوں مخاطب ہوئے......

''مسلمانو! تمہاری یہ غمناک کیفیت دیکھ کر آج میرا بھی دل پھٹ گیا ہے......مسلمانو! اپنی چالیس سال کی نمازیں دہرا لینا...... کیونکہ میں عیسائی ہوں...... برطانوی حکومت نے مجھے ہندوستان میں جاسوسی کے لیے بھیجا تھا......میں مسجد میں بیٹھ کر جاسوسی کا کام کرتا تھا...... میں عرب نہیں...... بلکہ انگریز ہوں''

لوگوں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے...... بہتے آنسو تھم گئے......اور حرکت کرتے ہوئے

جسم ساکت ہو گئے......اور اتنے میں وہ بزرگ اپنے ساتھیوں کے ساتھ روپوش ہو چکے تھے۔

میں نے اپنے دوست سے کہا......کہ بگلے پکڑنے والے شکاری اپنے کھیت میں ایک سفید جعلی بگلا بنا کر کھیت میں رکھ دیتے ہیں......اٹھکیلیاں کرتے، اڑتے بگلے جب کھیت کے اوپر سے گزرتے ہیں......تو وہ اپنے بھائی کو زمین پہ بیٹھا دیکھتے ہیں اور اس کے پاس وافر مقدار میں دانہ بکھرا ہوا بھی دیکھتے ہیں، وہ اُسے اپنے بھائی کی دعوت سمجھتے ہیں......اور فوراً دانہ چگنے کے لیے زمین پر اتر آتے ہیں...... چند لمحوں بعد وہ شکاری کے جال میں ہوتے ہیں......تھوڑی دیر بعد شکاری کا ظالم خنجر ان کی گردنوں پر چل رہا ہوتا ہے......وہ موت کا رقص کر رہے ہوتے ہیں......جعلی بگلہ بڑے سکون سے یہ دلخراش منظر دیکھ رہا ہوتا ہے......فریب خوردہ بگلے تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں......اور جعلی بگلہ پھر کھیت میں بیٹھا......اپنے گرد دانہ بکھیرے نئے شکاروں کا انتظار کر رہا ہوتا ہے۔

میں نے اپنے دوست سے پوچھا:

اگر وہ دونوں موذی یہودی مسلمانوں کا روپ نہ دھارتے......تو کیا وہ مسجد نبوی میں داخل ہو سکتے تھے؟

اگر وہ عیسائی جاسوس ایک عالم دین کے بھیس میں نہ آتا تو کیا وہ مسلمانوں کا پیش امام بن سکتا تھا؟

اگر بگلے کے شکاری نے جعلی بگلے کی جگہ کوے یا چیل کو کھیت میں بٹھایا ہوتا......تو کیا وہ اڑتے ہوئے بگلوں کو شکار کر سکتا تھا؟

کہنے لگا......''بالکل نہیں......بالکل نہیں''

میں نے اسے کہا......کہ......ہر کافر اپنے آپ کو اپنے مذہب سے منسوب کرتا ہے......اور اسے اس پر کوئی شرم نہیں آتی...... بلکہ وہ اس پر فخر کرتا ہے......

ایک ہندو خود کو ہندو کہتا ہے،

ایک سکھ خود کو سکھ کہتا ہے،

ایک عیسائی خودکو عیسائی کہتا ہے،
ایک پارسی خودکو پارسی کہتا ہے،
ایک یہودی خودکو یہودی کہتا ہے،
لیکن......ایک قادیانی خودکو مسلمان کہتا ہے،

کیونکہ......بین الاقوامی اسلام دشمن طاقتوں نے اسے مسلمان کالبادہ پہنا کر مسلمانوں کی صفوں میں داخل کر دیا ہے......تاکہ وہ مسلمانوں کے معاشرے میں گھل مل جائے......ان کے رسم ورواج کو اپنا لے......اوراس کی شناخت بھی اسلامی ہوجائے......اور......ایک مسلمان معاشرے میں آرام وسکون سے رہ کران کی جاسوسی کر سکے......اسلام کے نام پر اسلام میں تخریب کر سکے......اسلام کے نام پر اپنی کفریہ تبلیغ کر سکے......اسلام کے نام پر لوگوں کو مرتد بنا سکے......اسلام کے دائرے میں رہتے ہوئے مسلمانوں کو رنگ،نسل،زبان اور علاقہ کے نام پر دست وگریبان کرا سکے......این-جی-اوز-بنا کر غریبوں کے ایمانوں کو ذبح کر سکے......اپنی تعلیمی پالیسی کے تحت اسکول کھول کر مسلمانوں کی نوخیز نسل کو ملحد بنا سکے۔

نپولین بونا پارٹ نے کہا تھا......کہ دشمن کی پچاس ہزار فوج پر اپنی فوج کا ایک جاسوس بھاری ہوتا ہے۔

پیارے مسلمانو! اندازہ لگایئے......ایک جاسوس کتنا خطرناک ہوتا ہے......کسی جاسوس کا کسی دشمن کے ملک کے حساس معاشرہ میں داخل ہوجانا......اس ملک کی شہ رگ پر نشتر رکھنے کے مترادف ہے......اور ہمارے حساس اداروں میں قادیانی جاسوس بھرے پڑے ہیں......اور ہم باردوی سرنگوں کے اوپر کھڑے ہیں۔

چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ہیں گردوں نے
عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں

(حوالہ کتاب: محاصرہ قادیانیت ص: ۷ تا ۱۵)